24 FEB TO 02 MAR, 2025 ☆☆☆ ۲۴ فروری تا ۲ مارچ ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

سیلز ٹیکس کی وصولی کا اختیار صوبوں کو دیا جائے، وزیراعلیٰ سندھ

180 ارب روپے کراچی کے انفرااسٹرکچر پر خرچ ہوں گے

پاکستان بھیانک معاشی صورتحال سے نکل چکا ہے، اسحٰق ڈار

ٹیکس دہندگان پر مزید دباؤ ڈالے بغیر اہداف پورے ہو جائیں گے، وفاقی وزیر خزانہ

یورپ کو اپنی عوام سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے، جرمن وزیر دفاع

انٹرنیٹ اسپیڈ کی بہتری کیلئے کوششیں جاری ہیں، شزا فاطمہ خواجہ

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) وزیر مملکت برائے آئی ٹی شزا فاطمہ خواجہ کا کہنا ہے کہ انٹرنیٹ کی اسپیڈ کی بہتری کیلئے کوششیں جاری ہیں۔ اسلام آباد میں فائیو جی سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے وزیر مملکت برائے آئی ٹی شزا فاطمہ کا کہنا تھا کہ پاکستان میں اس وقت انٹرنیٹ کے کئی مسائل ہیں اور دباؤ کی وجہ سے کبھی کبھی انٹرنیٹ مسائل ہوتے ہیں۔ وزیر مملکت کا کہنا تھا کہ اسپیڈ کی بہتری کیلئے کوششیں جاری ہیں، دنیا کی سب سے بڑی سب میرین کیبل پاکستان پہنچ چکی ہے اور جلد آپریشنل بھی ہوگی جبکہ ضرورت پڑنے پر مزید سب مرین کیبل بھی پاکستان لائی جائیں گی۔ شزا فاطمہ کا کہنا تھا کہ اپریل کے آغاز میں اسپیکٹرم کی نیلامی کریں گے، 2030 تک دنیا میں فائیو جی کے باعث ایک کھرب تیس ارب ڈالر جی ڈی پی کی پیشگوئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان اس وقت 274 میگا ہرٹز اسپیکٹرم پر آپریٹ کر رہا ہے، مستقبل میں پاکستان کو کنیکٹیوی میں بہتری کیلئے کام کر رہا ہے۔

سرکاری اداروں میں سوشل میڈیا کے غیر ضروری استعمال پر پابندی

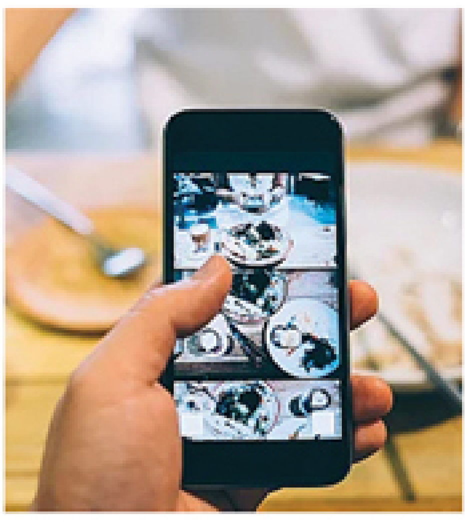

کراچی (کنزیومرواچ نیوز) کراچی سمیت سندھ بھر کے سرکاری اداروں میں سوشل میڈیا کے غیر ضروری استعمال پر پابندی عائد کر دی گئی۔ سرکاری افسران اور ملازمین دوران ڈیوٹی موبائل ویڈیو نہیں بنا سکتے۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے احکامات جاری کر دیے۔ نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا۔ نوٹیفکیشن کے مطابق سوشل میڈیا پر سرکاری ذمے داریوں کی نمائش پر افسران اور اہلکار کے خلاف ایکشن ہوگا، وزیر اعلیٰ سندھ مراد علی شاہ نے چیف سیکریٹری اور آئی جی سندھ کو خط لکھ دیا۔ احکامات نہ ماننے والے ملازمین کے خلاف سخت ایکشن کا فیصلہ کر لیا گیا۔ اعلامیے کے مطابق افسران سرکاری دفاتر، گاڑیوں، یونیفارم میں تصاویر اپ لوڈ کرتے ہیں، افسران و ملازمین اس طرح کے طرز عمل سے باز رہیں، خلاف ورزی پر محکمہ جاتی کارروائی کی جائے۔ افسران و اہلکاروں پر ذاتی سوشل میڈیا اکاؤنٹ سے سرکاری امور کی تشہیر پر پابندی ہوگی جبکہ سرکاری گاڑیوں، یونیفارم، دفاتر کی سوشل میڈیا پر پوسٹنگ ضابطہ اخلاق کے خلاف قرار دی گئی۔

زمین سے ایک سیارچے کے ٹکرانے کے امکانات دوگنا ہوگئے، سائنسدانوں کا انکشاف

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) سائنسدانوں کے مطابق زمین سے ایک سیارچے کے ٹکرانے کے امکانات تقریباً دوگنا ہوگئے۔ امریکی خلائی تحقیقاتی ادارے ناسا کے مطابق زمین کی جانب تیزی سے بڑھتا ایک سیارچہ ممکنہ طور پر 22 دسمبر 2032 کو زمین سے ٹکرا سکتا ہے۔ اس کے ٹکرانے کے امکانات 2.1 فیصد ہیں، جبکہ 97.9 فیصد امکان ہے کہ یہ زمین کے قریب سے گزر جائے گا۔ تاہم، اگر یہ زمین سے ٹکرا گیا تو جنوبی امریکہ، جنوبی ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک پر اس کے سنگین اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ ناسا کے سیارچے ٹیریسٹریل امپیکٹ لاسٹ الرٹ سسٹم اسٹیشن، جو چلی میں واقع ہے، نے دسمبر 2024 میں اس سیارچے کو دریافت کیا۔ ابتدا میں اس کے زمین سے ٹکرانے کے امکانات 1.3 فیصد تھے، لیکن اس کے باوجود ناسا نے اسے سب سے خطرناک خلائی اجسام میں شمار کیا۔ یورپی خلائی ایجنسی کے مطابق، دنیا بھر کے ماہرین اس سیارچے کے مدار کا درست تعین کرنے کے لیے جدید دوربینوں کا استعمال کر رہے ہیں۔

امریکا میں ٹک ٹاک مکمل طور پر بحال کردی گئی

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) امریکا میں ٹک ٹاک مکمل طور پر بحال کر دی گئی، پلے اسٹور اور ایپ اسٹور سے صارفین ایپلیکیشن ڈاؤن لوڈ کر سکیں گے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق امریکا میں ایپ اسٹورز پر ٹک ٹاک بحال کر دی گئی، صارفین کیلئے ایپ اسٹورز پر موبائل ایپلیکیشن ڈاؤن لوڈ کیلئے دستیاب ہے۔ رپورٹ کے مطابق گوگل اور ایپل کو ٹک ٹاک بحال کرنے پر جرمانہ نہ ہونے کی یقین دہانی کرائی گئی، جس کے بعد کمپنیز نے اپنے ایپ اسٹورز پر ٹک ٹاک بحال کی۔ نومنتخب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹک ٹاک پر پابندی کو 5 اپریل تک مؤخر کیا تھا۔ واضح رہے کہ 2024ء میں چینی موبائل ایپلیکیشن ٹک ٹاک امریکا میں دوسری سب سے زیادہ ڈاؤن لوڈ کی جانیوالی ایپ تھی۔

وزارت آئی ٹی کے ذیلی ادارے اگنائٹ کی ویب سائٹ ہیک ہونے کا انکشاف

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) وزارت آئی ٹی کے ذیلی ادارے اگنائٹ کی ویب سائٹ ہیک ہونے کے بعد لگ بھگ ایک گھنٹے میں بحال ہوگئی۔ وزارت آئی ٹی نے ہیکنگ کا اعتراف بھی کر لیا۔ ملکی اداروں پر سائبر حملوں اور ان سے نمٹنے کی جنگ میں وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کا ذیلی ادارہ اگنائٹ بھی زد میں آ گیا۔ ویب سائٹ ہیک ہوتے ہی آئی ٹی ماہرین کی دوڑیں لگ گئیں۔ بحالی میں ایک گھنٹے سے زائد وقت لگ گیا۔ وزارت آئی ٹی نے ویب سائٹ ہیک ہونے کا اعتراف بھی کر لیا۔ اگنائٹ کے اعلامیے میں کہا ویب سائٹ پر حملے کو فوری طور پر بے اثر کر دیا گیا۔ ویب سائٹ ہیکنگ سے پیدا ہونے والے خدشات کو سمجھتے ہیں۔ صارفین کے ڈیٹا کی حفاظت یقینی بنائی گئی۔ اپنے صارفین کے اعتماد اور تحفظ کو برقرار رکھنے کیلئے پرعزم ہیں۔ اعلامیے کے مطابق سب سے زیادہ ترقی یافتہ کمپنیاں بھی بعض اوقات جدید ترین حملوں کا شکار ہو سکتی ہیں۔ سائبر خلاف ورزیوں کے واقعات محفوظ ترین نیٹ ورکس اور بڑے کارپوریشنز میں بھی پیش آئے ہیں۔

سستے اور زیادہ توانائی جمع کرنے والے سولر پینلز تیار

ٹوکیو (کنزیومرواچ نیوز) جاپانی سائنسدانوں نے پروسکائٹ دھاتوں سے دیواروں پر لگنے والے سستے اور زیادہ توانائی جمع کرنے والے سولر پینلز تیار کر لیے۔ کرسٹلین سلیکون سے بنے روایتی سولر پینلوں کی ایفیشنسی 15 سے 30 فیصد کے درمیان ہے، جاپانی سیکیسوئی کمپنی جلد تجارتی طور پر یہ پروسکائٹ سولر پینلز بنائے گی۔ مذکورہ سولر پینلز دھوپ سے بجلی بنانے میں 40 فیصد ایفیشنسی رکھتے ہیں۔ یہ سولر پینلز سلیکون پینلوں کے مقابلے میں کم لاگت میں بنتے، تیاری کا سادہ انداز رکھتے اور کم دھوپ کے علاوہ بارشی ماحول میں بھی زیادہ بجلی بناتے ہیں، پھر لچکداری کے باعث انہیں دیوار، گاڑی کی چھت بلکہ کسی بھی جگہ لگانا ممکن ہے۔ جاپانی حکومت اگلے پانچ برسوں میں یہ پینلز سرکاری عمارتوں کی دیواروں، چھتوں، میدانوں اور گاڑیوں کے اوپر لگا کر 20 ہزار میگا واٹ بجلی بنانا چاہتی ہے۔ چین جلد پروسکائٹ سولر پینلز بنانے میں عالمی لیڈر بن جائیگا کیونکہ ان کا میٹریل، ٹن اور لیڈ وہیں زیادہ ملتا ہے، چینی کمپنیاں بھی سلیکون اور پروسکائٹ مادوں کے اشتراک سے 39 فیصد ایفیشنسی والے سولر پینلز بنانے لگی ہیں، یہ پینلز شمسی توانائی میں انقلاب لے آئیں گے۔

واٹس ایپ کا ایک نیا فیچر متعارف چیٹ لسٹ میں بہتر سہولت فراہم ہوگی

نیویارک (کنزیومرواچ نیوز) واٹس ایپ ایک نیا فیچر متعارف کروا رہا ہے جس میں چیٹ لسٹ کے فلٹرز کو مستقل طور پر فعال کر دیا جائے گا جس سے صارفین کو چیٹ لسٹ میں بہتر سہولت فراہم ہوگی۔ رپورٹس کے مطابق کچھ بیٹا ٹیسٹرز جو گوگل پلے اسٹور کے ذریعے اینڈرائیڈ 2.25.4.12 اپ ڈیٹ کے لیے واٹس ایپ بیٹا ڈاؤن لوڈ کریں گے، وہ اس تازہ ترین فیچر کو استعمال کر سکتے ہیں۔ تاہم آنے والے ہفتوں میں اسے مزید لوگوں کے لیے متعارف کرایا جائے گا۔ نیا فیچر اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ واٹس ایپ کھولتے وقت چیٹ فلٹرز چیٹ لسٹ میں سب سے اوپر موجود رہیں۔ یہ صارفین کو چیٹ لسٹ میں اسکرول کرنے کی ضرورت کو ختم کر دیتا ہے جیسا کہ ابھی فی الحال ضرورت پڑتی ہے۔ یہ تبدیلی صارف کی سہولت اور چیٹ نیویگیشن کے عمل کو نمایاں طور پر بہتر کرتی ہے کیونکہ فلٹرز اب بغیر کسی اضافی اقدامات کے فوری طور پر قابل رسائی ہونگے۔

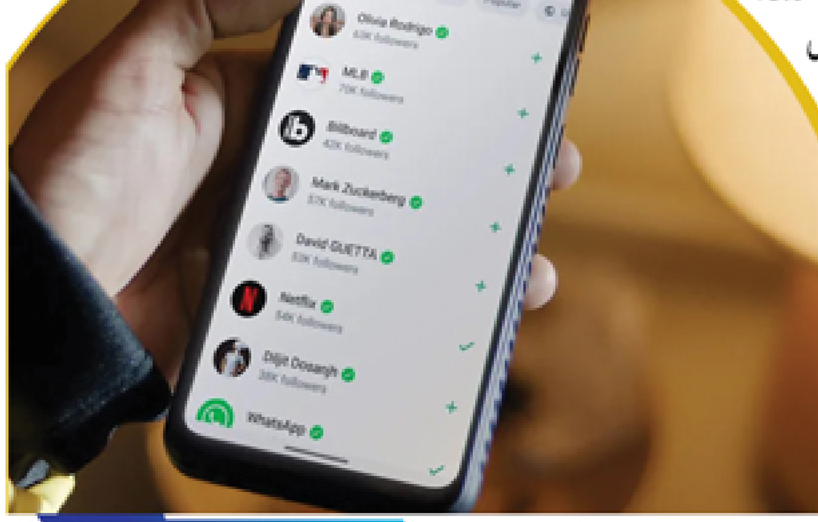

24 FEB TO 02 MAR, 2025 ☆☆☆ ۲۴ فروری تا ۲ مارچ ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ConsumerWatchKarachi/

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی

● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ

● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی

● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد، محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اور جان رکھو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے اور یہ کہ خدا کے پاس (نیکیوں کا) بڑا ثواب ہے۔

سورۃ الانفال-08 آیت نمبر 28

مجھے ہے حکم اذاں..................!

کنزیومر واچ کا تازہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس مرتبہ بھی ہم نے آپ کی پسند کا بھرپور خیال رکھا ہے اور ایسے موضوعات پر اسٹوریز کو شامل اشاعت کیا ہے جن کے بارے میں آپ کی جانب سے فرمائش کی گئی تھی۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ حکومت ڈیجیٹل کرنسیوں پر توجہ دے رہی ہے اس حوالے سے وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ حکومت ڈیجیٹل کرنسیوں کو ریگولیٹ کرنے پر کام کر رہی ہے۔ اقتصادی مشاورتی کونسل (ای اے سی) کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ڈیجیٹل کرنسیوں کے ریگولیشن کے حوالے سے مشاورت جاری ہے۔ ذرائع کے مطابق وزیر اعظم کو یقین ہے کہ دنیا ڈیجیٹل کرنسیوں کی طرف مائل ہو رہی ہے، لہٰذا انہوں نے کہا کہ ہم ڈیجیٹل کرنسیوں کے استعمال کے فوائد اور نقصانات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ مہنگائی کے ستائے ہوئے صارفین کے لئے خوشخبری ہے کہ بجلی کی قیمتوں میں کمی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں خبر یہ ہے کہ ملکی صارفین کیلئے بجلی کی قیمت میں 2 روپے فی یونٹ تک کمی کا امکان ہے، سینٹرل پرچیزنگ پاور ایجنسی (سی پی پی اے) نے نیپرا میں درخواست دائر کردی۔ سی پی پی اے نے درخواست جنوری کے ماہانہ فیول پرائس ایڈجسٹمنٹ کی مد میں دائر کی ہے، جس کے تحت بجلی کی قیمت میں فی یونٹ 2 روپے تک کمی ہوسکتی ہے۔ نیپرا حکام سی پی پی اے کی درخواست پر سماعت کرے گی، جس کے بعد بجلی کی قیمت میں کمی سے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے آئندہ پانچ سال میں ملکی برآمدات ساٹھ ارب ڈالر تک پہنچانے کیلئے جامع حکمت عملی بنانے کی ہدایت کردی ہے اور کہا ٹیرف کے نظام میں پائیدار اصلاحات بھی متعارف کرائی جائیں۔ ملکی برآمدات بڑھانے سے متعلق اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے وزیر اعظم شہباز شریف نے معاشی ٹیم سے کہا برآمدات پر مبنی معاشی ترقی "اڑان پاکستان" وژن کا اہم جزو ہے، ٹیرف ریٹس کم اور نظام کو آسان بنایا جائے۔ صنعتوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافے کی حکمت عملی اپنائی جائے، برآمدات بڑھانے کیلئے سروسز، آئی ٹی اور زراعت کے شعبوں پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت بھی کی وزیر اعظم نے برآمدی صنعتوں کی ترقی کیلئے ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ فنڈ میں ضروری اصلاحات کرنے کا بھی کہہ دیا۔ اجلاس کو بریفنگ میں بتایا گیا گزشتہ دو سال کے دوران میں ٹیرف میں بتدریج کمی کی گئی۔ برآمدات بڑھانے کیلئے وزارت تجارت ہر سال بین الاقوامی سطح کی نمائشیں کرواتی ہے۔ دو ہزار پچیس سے دو ہزار تیس کی اسٹریٹیجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک پر تمام اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کی جارہی ہے۔ مشاورت مکمل ہونے پر ای کامرس پالیسی آئندہ ماہ منظوری کیلئے کابینہ میں پیش کی جائیگی، یہ خبریں اس لحاظ سے توجہ طلب ہیں کہ اس میں صارفین کے مفادات کی بات ہے ملکی معیشت میں بہتری سے نہ صرف روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے بلکہ لوگوں کی قوت خرید بڑھے گی اور تجارت کا پہیہ تیزی سے گھومے گا، جس سے سب کو فائدہ حاصل ہوگا۔

خیر اندیش

شیخ راشد عالم

چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories ٹاپ اسٹوریز

سیلز ٹیکس کی وصولی کا اختیار صوبوں کو دیا جائے، وزیر اعلیٰ سندھ

PAGE 04

پاکستان بھیانک معاشی صورتحال سے نکل چکا ہے، اسحٰق ڈار

PAGE 08

180 ارب روپے کراچی کے انفرا اسٹرکچر پر خرچ ہوں گے

PAGE 05

یورپ کو اپنی عوام سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے، جرمن وزیر دفاع

PAGE 12

ٹیکس دہندگان پر مزید دباؤ ڈالے بغیر اہداف پورے ہو جائینگے، وفاقی وزیر خزانہ

PAGE 07

ایم جی موٹرز کی مشہور زمانہ گاڑی کی قیمت میں بڑی کمی

PAGE 13

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

سیلز ٹیکس کی وصولی کا اختیار صوبوں کو دیا جائے، وزیر اعلیٰ سندھ

اس اقدام سے محصولات میں اضافہ ہوگا، صوبے عوام کے قریب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ٹیکس وصولی میں زیادہ موثر ثابت ہو سکتے ہیں

نوے فیصد ٹیکس وفاقی سطح پر جمع کیا جاتا ہے، صوبے صرف 10 فیصد ٹیکس خود وصول کرتے ہیں، یہ انحصار صوبوں کو وفاق کا محتاج بناتا ہے

پاکستان میں محصولات کی تقسیم کا فریم ورک 1935 سے نیومائر ایوارڈ سے جڑا ہوا ہے جسے آزادی کے بعد ترمیم کے ساتھ اپنایا گیا

این ایف سی ایوارڈ میں آمدنی، کارکردگی، انسانی ترقی، ٹیکس شرح اور جنگلات کے رقبے جیسے عوامل کو مدنظر رکھا جانا چاہیے، مراد علی شاہ

کنزیومر واچ نیوز

وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے اقوام متحدہ کے فنڈ برائے آبادیاتی سرگرمیاں (یو این ایف پی اے) کے ملکی نمائندے ڈاکٹر لوئے شبانے کی قیادت میں وفد سے ملاقات کے دوران اس بات سے اتفاق کیا کہ نیشنل فنانس کمیشن (این ایف سی) ایوارڈ کے فارمولے میں آمدنی میں تفاوت، آبادیاتی کارکردگی، انسانی ترقی، ٹیکس شرح اور جنگلات کے رقبے جیسے عوامل کو مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ یہ ملاقات وزیر اعلیٰ ہاؤس میں ہوئی، جس میں وزیر صحت و آبادی ڈاکٹر عذار فضل پیچوہو، سیکریٹری وزیر اعلیٰ رحیم شیخ اور سیکریٹری آبادی حافظ اللہ عباسی نے شرکت کی، یو این ایف پی اے کی ٹیم میں ڈی جی نسٹ ڈاکٹر اشفاق خان، سربراہ یو این ایف پی اے سندھ مقدر اور پروگرام اینالسٹ رینوکا سوامی نے شرکت کی۔ مالی وسائل کی منصفانہ تقسیم اور پائیدار اقتصادی ترقی کے فروغ کی جانب ایک اہم پیش رفت کے طور پر وزیر اعلیٰ اور یو این ایف پی اے کے وفد نے این ایف سی ایوارڈ کا تجزیہ کیا۔ وزیر اعلیٰ مراد علی شاہ نے کہا کہ ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے تحت پہلی بار وسائل کی تقسیم کے لیے متعدد معیارات اپنائے گئے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ 2008 سے پاکستان پیپلز پارٹی صوبوں کو سیلز ٹیکس کی وصولی کا مکمل اختیار دینے کی حمایت کر رہی ہے تاکہ محصولات میں اضافہ کیا جا سکے۔ مراد علی شاہ نے وضاحت کی کہ صوبے عوام کے قریب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ٹیکس وصولی میں زیادہ موثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ تاہم انہوں نے نشاندہی کی کہ پاکستان میں 90 فیصد ٹیکس وفاقی سطح پر جمع کیا جاتا ہے جبکہ صوبے صرف 10 فیصد ٹیکس خود وصول کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ انحصار صوبوں کو وفاقی فنڈز کا محتاج بناتا ہے۔ مراد علی شاہ کا کہنا تھا کہ صوبوں کو مکمل مالی خودمختاری دینے سے نہ صرف ٹیکس وصولی میں بہتری آئے گی بلکہ وسائل کی زیادہ موثر تقسیم بھی یقینی بنائی جا سکے گی۔ ڈائریکٹر جنرل نسٹ انسٹیٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز ڈاکٹر اشفاق خان نے ایک جامع جائزہ پیش کیا جس میں این ایف سی کی تاریخی ارتقا، موجودہ مالیاتی عدم توازن اور محصولات کی تقسیم کے لیے اصلاحات کی ضرورت کو اجاگر کیا گیا۔ نیشنل فنانس کمیشن (این ایف سی) (ایک آئینی ادارہ ہے جو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان ٹیکس ریونیو کی تقسیم کا ذمہ دار ہے۔ آئین کے تحت این ایف سی ہر پانچ سال بعد تشکیل دیا جاتا ہے تاکہ مالیاتی وسائل کی تقسیم کے لیے ایک مناسب طریقہ کار وضع کیا جا سکے۔ پاکستان میں محصولات کی تقسیم کا فریم ورک 1935 کے نیومائر ایوارڈ سے جڑا ہوا ہے جسے آزادی کے بعد 1947 میں ترمیم کے ساتھ اپنایا گیا۔ پہلا باضابطہ این ایف سی ایوارڈ 1951 میں وزیر اعظم لیاقت علی خان نے متعارف کرایا جو ریزمن ایوارڈ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

بعد میں کئی ایوارڈز متعارف کرائے گئے لیکن ابتدائی ایوارڈز (1961، 1964، 1970) کسی حتمی نتیجے پر نہیں پہنچ سکے۔ 1971 کے بعد ایک نمایاں تبدیلی اس وقت آئی جب آبادی کو وسائل کی تقسیم کے لیے بنیادی عنصر بنایا گیا۔ یہ رجحان ساتویں این ایف سی ایوارڈ تک برقرار رہا جس میں پہلی بار متعدد معیارات کو شامل کیا گیا۔ جائزے میں مردم شماری کا تفصیلی تجزیہ شامل تھا جس میں آبادی میں نمایاں اضافے کے رجحانات اور ان کے مالیاتی منصوبہ بندی پر اثرات کو اجاگر کیا گیا۔ پاکستان کی آبادی 1951 میں 3 کروڑ 37 لاکھ سے بڑھ کر 2023 میں 24 کروڑ 15 لاکھ تک پہنچ گئی جو ایک متوازن اور ترقی پر مبنی این ایف سی فارمولے کی فوری ضرورت کو ظاہر کرتی ہے۔ ڈاکٹر اشفاق خان نے پالیسی سازوں کو مشورہ دیا کہ وہ پاکستان کے منفرد چیلنجز سے نمٹنے کے لیے بین الاقوامی طریقوں کو مدنظر رکھیں۔ مالی سال 2023-24 کے دوران پاکستان کی مجموعی ملکی پیداوار) جی ڈی پی 375 (ارب ڈالر رہی جبکہ فی کس آمدنی 1,552 ڈالر رہی۔ تاہم اگر پاکستان کی آبادی کم ہوتی تو معیشت کی صورتحال نمایاں طور پر مختلف ہوتی۔ پاکستان میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کا اقتصادی کارکردگی پر براہ راست اثر پڑا ہے۔ ملاقات میں بین الاقوامی تجربات پر بحث کی گئی جس میں کئی اہم اسباق موجود ہیں، بھارت کے مالیاتی انتظام کا ماڈل متعلقہ معیارات پیش کرتا ہے۔ جائزے میں بتایا گیا کہ بھارتی فنانس کمیشن خودمختار طور پر کام کرتا ہے جہاں قیادت سیاستدانوں کی بجائے ماہرین معاشیات کے پاس ہوتی ہے۔ کمیشن میں تمام ریاستوں کی نمائندگی نہیں ہوتی بلکہ کمیشن صرف پانچ اراکین پر مشتمل ہوتا ہے۔ بھارتی یونین اور ریاستی حکومتوں کے درمیان وسائل کی عمودی تقسیم رائج ہے جو حکومتی ترجیحات کے مطابق ڈھلتی ہے۔ مزید برآں بھارت نے آبادی کے کنٹرول کی حوصلہ افزائی کے لیے افقی وسائل کی تقسیم میں آبادیاتی کارکردگی کو بھی ایک عنصر کے طور پر شامل کیا ہے۔ ڈاکٹر اشفاق خان نے کہا کہ پاکستان کا این ایف سی ڈھانچہ سیاسی ہو چکا ہے جس کی وجہ سے اعداد و شمار میں ہیرا پھیری کی جاتی ہے اور صوبوں کو مردم شماری کے دوران بادی کے اعداد و شمار بڑھانے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے جس نے آبادی کے حجم اور بڑھنے کی شرح کو سیاسی طور پر حساس بنا دیا ہے۔ ڈاکٹر اشفاق خان نے زور دیا کہ ملک میں مالیاتی وسائل کی منصفانہ اور ترقی پسند تقسیم کو یقینی بنانے کیلیے سیاسی مداخلت سے پاک اور ایک منصفانہ ڈیٹا پر مبنی ایک اصلاح شدہ این ایف سی فارمولہ ضروری ہے۔ جائزے میں تجویز پیش کی گئی کہ صوبوں کے درمیان افقی تقسیم کے لیے کچھ مخصوص پیرامیٹرز اور بنیادیں مقرر کی جائیں۔ تجویز کیا گیا کہ آمدنی کے فرق کو 30 فیصد، آبادی (2023) کو 10 فیصد، آبادیاتی کارکردگی کو 17.5 فیصد، انسانی ترقی کے اشاریہ کو 10 فیصد، رقبہ کو 7.5 فیصد، ٹیکس کی کوششوں کو 5 فیصد اور جنگلات کے رقبے کو 5 فیصد بنیاد بنایا جائے۔

180 ارب روپے کراچی کے انفرااسٹرکچر پر خرچ ہوں گے

وزیراعلیٰ سندھ اور تاجروں کے اجلاس میں بڑی پیش رفت، انفرااسٹرکچر سیس کا دیرینہ مسئلہ حل کرنے کی منظوری، مذاکراتی کمیٹی قائم

گیس درآمد کے معاہدے ڈالرز میں نہ کیے جائیں (تاجر برادری کے خدشات) ایل این جی لینے سے اخراجات بڑھیں گے (تاجروں کی شکایات)

کے الیکٹرک میں تاجروں اور سندھ حکومت کو نمائندگی دینے کیلئے وفاق کو خط لکھنے کا فیصلہ، میئر کراچی کو تمام ٹریفک سگنلز ٹھیک کرنے کے احکامات

وزیراعلیٰ سندھ نے وفاقی حکومت سے بات کرنے کی یقین دہانی کرادی، زمینوں پر قبضے کی شکایت پر فوری کارروائی کریں، کمشنر کراچی کو ہدایت

وزیراعلی سندھ سید مراد علی شاہ کی زیرصدارت بزنس فسیلیٹیشن کوآرڈینیشن کمیٹی کے فالو اپ اجلاس میں اہم فیصلے، انفرااسٹرکچر سیس کے دیرینہ مسئلے کے حل کی منظوری دے دی گئی، اب عدالت میں پھنسی ہوئی 180 ارب روپے کی رقم شہر کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے استعمال ہوگی، اجلاس میں صنعتی علاقوں سے معمولی تجاوزات اور زمینوں پر قبضے کے خاتمے پر بھی غور کیا گیا۔ اجلاس وزیراعلی ہاؤس میں منعقد ہوا، جس میں صوبائی وزرا شرجیل میمن، ناصر شاہ، ضیاالحسن لنجار، محمد بخش مہر، جام اکرام، شاہد تھہیم، چیف سیکریٹری آصف حیدر شاہ، آئی جی پولیس غلام نبی میمن، کمشنر کراچی حسن نقوی اور دیگر صوبائی سیکریٹریز نے شرکت کی۔ کاروباری برادری کی نمائندگی عقیل کریم ڈھیڈی، عارف حبیب، زبیر موتی والا، ثاقب مغوں، جاوید بلوانی، ڈاکٹر زیلاف منیر اور دیگر افراد نے کی۔ وزیر اطلاعات شرجیل میمن نے انفرااسٹرکچر سیس کے مسئلے کو اجلاس میں اٹھایا جس کے خلاف کاروباری برادری نے عدالت میں کیس دائر کر رکھا ہے۔ وزیراعلی سندھ نے کاروباری برادری پر زور دیا کہ وہ انفرااسٹرکچر سیس کا کیس عدالت سے واپس لیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اس وقت 180 ارب روپے قانونی کارروائیوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اگر کیس واپس لے لیا جائے تو یہ رقم شہر کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔

وزیراعلی نے انفرااسٹرکچر سیس کا مسئلہ مذاکرات سے حل کرنے کیلیے ایک کمیٹی تشکیل دے دی۔ وزیراعلی سندھ نے کاروباری برادری سے مشاورت کے بعد وفاقی حکومت سے رابطہ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ سندھ حکومت اور مقامی کاروباری برادری کو الیکٹرک بورڈ میں نمائندگی دی جاسکے۔ اس مشترکہ کوشش کا مقصد انفرااسٹرکچر سیس کے دیرینہ مسئلے کو حل کرنا، عدالت میں دائر کیس واپس لینا اور 180 ارب روپے کی وہ رقم جاری کرانا ہے جو بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے مختص کی گئی ہے لیکن قانونی پیچیدگیوں کے باعث رکی ہوئی ہے۔ اجلاس کے آغاز میں بتایا گیا کہ سات ذیلی کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں جن میں سے پانچ کے اجلاس ہوچکے ہیں، اجلاسوں میں صنعتی اور بنیادی ڈھانچے کے مسائل پر غور کیا گیا۔ اب تک اجلاس منعقد کرنے والی ذیلی کمیٹیوں میں انڈسٹریل پالیسی اور ایز آف ڈوئنگ بزنس کمیٹی، انفرااسٹرکچر سیکٹر کمیٹی، ہاسنگ، کنسٹرکشن اور ٹاؤن پلاننگ سیکٹر کمیٹی، انرجی، واٹر اور سیوریج سیکٹر کمیٹی اور تجاوزات / زمینوں پر قبضے کے خاتمے کی کمیٹی شامل ہیں۔ اجلاس میں کیے گئے فیصلوں کو حتمی شکل دے کر ان پر ضروری عملدرآمد کیا جارہا ہے۔ کاروباری برادری کے رہنماں نے وزیراعلی سندھ سے مطالبہ کیا کہ وہ وفاقی حکومت سے رابطہ کریں تاکہ یو ایف جی نقصانات اور گیس لیکیجز کو کم کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جاسکیں۔ وزیراعلی کے مطابق اگر ان نقصانات پر قابو پالیا جائے تو گیس کی قیمتیں کم ہوں گی اور صنعتوں کو فائدہ پہنچے گا۔ صنعت کاروں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ

کاروباری برادری کے رہنماؤں نے وزیراعلی سندھ سے مطالبہ کیا کہ وہ وفاقی حکومت سے رابطہ کریں تاکہ یوایف جی نقصانات اور گیس لیکیجز کو کم کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جاسکیں۔ وزیراعلیٰ کے مطابق اگران نقصانات پر قابو پا لیا جائے تو گیس کی قیمتیں کم ہوں گی اور صنعتوں کو فائدہ پہنچے گا۔ صنعت کاروں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ ایل این جی کی درآمد سے مالی نقصانات میں اضافہ ہوا ہے جبکہ مقامی گیس کے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہیں اور انہیں بہتر طریقے سے استعمال کیا جانا چاہیے تاکہ گیس کی بربادی کم ہو۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ بجلی کے نرخ اس وقت تک کم نہیں ہوں گے جب تک مزید صنعتیں قائم نہیں کی جاتیں۔ اجلاس میں وفاقی حکومت کو کے الیکٹرک میں نمائندگی کے لیے خط لکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ وفاقی حکومت، کاروباری چیمبرز اور سندھ حکومت کا ایک، ایک نمائندہ کے الیکٹرک کے فیصلہ ساز ادارے کا حصہ ہونا چاہیے۔ کاروباری برادری نے سندھ حکومت کے ساتھ کوئلے سے بجلی، کوئلے کی گیسی فیکیشن اور صنعتوں کے بوائلرز چلانے کے لیے کوئلے کی فراہمی جیسے مختلف منصوبوں پر کام کرنے میں دلچسپی ظاہر کی۔

ایل این جی کی درآمد سے مالی نقصانات میں اضافہ ہوا ہے جبکہ مقامی گیس کے ذخائر وافر مقدار میں موجود ہیں اور انہیں بہتر طریقے سے استعمال کیا جانا چاہیے تاکہ گیس کی بربادی کم ہو۔ انہوں نے مزید نشاندہی کی کہ بجلی کے نرخ اس وقت تک کم نہیں ہوں گے جب تک مزید صنعتیں قائم نہیں کی جاتیں۔ اجلاس میں وفاقی حکومت کو کے الیکٹرک میں نمائندگی کے لیے خط لکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ وفاقی حکومت، کاروباری چیمبرز اور سندھ حکومت کا ایک، ایک نمائندہ کے الیکٹرک کے فیصلہ ساز ادارے کا حصہ ہونا چاہیے۔ یہ اقدام بجلی کی بندش، کم وولٹیج اور مرمت و بحالی کے مسائل کے حل میں مددگار ثابت ہوگا۔ کاروباری برادری نے سندھ حکومت کے ساتھ کوئلے سے بجلی، کوئلے کی گیسی فیکیشن اور صنعتوں کے بوائلرز چلانے کے لیے کوئلے کی فراہمی جیسے مختلف منصوبوں پر کام کرنے میں دلچسپی ظاہر کی۔ وزیراعلی سندھ نے وزیر توانائی ناصر شاہ کو ہدایت دی کہ وہ صنعتکاروں سے مشاورت کے بعد ان منصوبوں کو حتمی شکل دیں۔ وزیر توانائی ناصر شاہ نے کہا کہ وہ دلچسپی رکھنے والے کاروباری حضرات کے ساتھ جلد اجلاس کریں گے تاکہ ان منصوبوں اور ممکنہ شراکت داری پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔ صنعتکاروں نے تشویش کا اظہار کیا کہ وفاقی حکومت گیس ڈالرز میں خریدتی ہے لیکن روپے میں فروخت کرتی ہے جس سے قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ انہوں نے تجویز دی کہ توانائی کے معاہدے غیر ملکی کرنسی میں نہ کیے جائیں۔ وزیراعلی سندھ نے کاروباری رہنماں کو ہدایت دی کہ وہ اپنی تجاویز مرتب کریں، جنہیں وہ وفاقی حکومت کے ساتھ اٹھائیں گے۔ صنعتی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کے مسائل پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے وزیراعلی سندھ نے کاروباری برادری کو بتایا کہ وہ 26 فروری کو انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ پر اجلاس طلب کر رہے ہیں جس میں صنعتی زونز میں بنیادی سہولیات کی بہتری کے لیے صنعتکاروں سے مشاورت کی جائے گی۔ شہری مسائل پر بات کرتے ہوئے وزیر اعلی نے نشاندہی کی کہ کراچی میں کئی ٹریفک سگنلز خراب ہیں۔ انہوں نے کراچی کے میئر کو ہدایت دی کہ وہ تمام سگنلز کی مرمت کو یقینی بنائیں اور جہاں ضرورت ہو نئے سگنلز نصب کیے جائیں۔ مزید یہ فیصلہ کیا گیا کہ پارکنگ کیلیے مختص ایریاز میں قائم غیر قانونی گوداموں / ویئر ہاسز کو ہٹایا جائے گا۔ اس ہدایت پر عملدرآمد کی ذمہ داری کراچی کے کمشنر کو سونپی گئی۔ وزیر داخلہ ضیاالحسن لنجار نے اجلاس کو اپنی ذیلی کمیٹی کے فیصلوں سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ تمام صنعتی علاقوں سے تجاوزات کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ صنعتی زونز میں غیر قانونی پارکنگ سمیت نرم تجاوزات بھی ختم کی جائیں گی۔ وزیراعلی سندھ سید مراد علی شاہ نے کراچی کمشنر کو ہدایت دی کہ زمینوں پر قبضے کی کسی بھی شکایت پر فوری کارروائی کی جائے۔

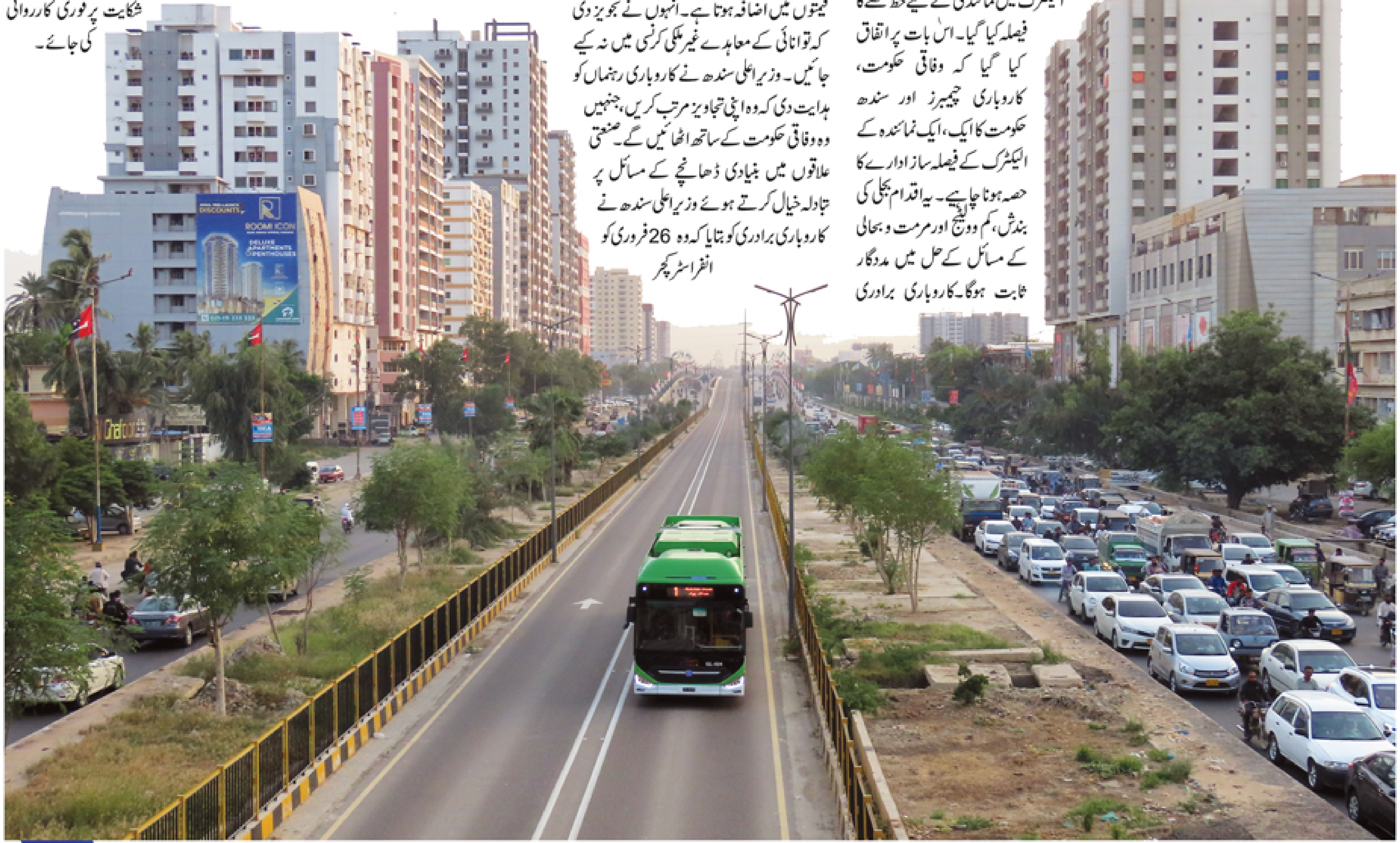

کنزیومر واچ ڈیسک

وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ ملک موجودہ ٹیکس دہندگان پر مزید دباؤ ڈالے بغیر، سال کے لیے اپنے محصولات کے اہداف کو پورا کرنے کے

ٹیکس دہندگان پر مزید دباؤ ڈالے بغیر اہداف پورے ہو جائیں گے، وفاقی وزیر خزانہ

ہم صحیح سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں، کسی بھی کمی کو نیٹ کو بڑھانے اور مضبوط تعمیل کے ذریعے پورا کیا جائے گا، اس بار پائیدار ترقی ہوگی

پچھلے سالوں کی طرح دوہرے خسارے کا سامنا دوبارہ نہیں ہوگا، اس وقت، کرنٹ اکاؤنٹ اور بنیادی سرپلس موجود ہیں سینیٹر محمد اورنگزیب

ہم اس وقت برآمدات کے لحاظ سے 30 بلین ڈالر پر کھڑے ہیں ہماری خواہش ہے کہ اسے تین سے پانچ سال میں دوگنا کر دیا جائے

وزیراعظم شہباز شریف پائیدار اور مستحکم اقتصادی ترقی چاہتے ہیں، سعودی عرب کے شہر العلا میں ایک کانفرنس میں بلومبرگ نیوز کو انٹرویو

قابل ہو جائے گا، ایسے وقت میں جب حکومت ریکارڈ بلند ٹیکس سمیت غیر مقبول اصلاحات پر گزشتہ سال سے ہونے والی تنقید کو روکنے کے لیے کوشاں ہے۔ محمد اورنگزیب نے سعودی عرب کے شہر العلا میں ایک کانفرنس میں بلومبرگ نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ "ہم صحیح سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔"" کسی بھی کمی کو نیٹ کو بڑھانے اور مضبوط تعمیل کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔"انہوں نے کہا کہ پاکستان ماضی کی غلطیوں کو دہرائے بغیر ساختی اصلاحات پر عمل درآمد کے لیے میکرو اکنامک استحکام کا استعمال کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس بار پائیدار ترقی ہونی چاہیے کیونکہ وہاں پر سمجھدار مالیاتی انتظام ہوگا۔ "پچھلے سالوں کی طرح دوہرے خسارے کا سامنا دوبارہ نہیں ہوگا۔ اس وقت، کرنٹ اکاؤنٹ اور بنیادی سرپلس موجود ہیں،"انہوں نے مزید کہا۔ علاقائی رابطوں کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ بیلٹ اینڈ کوریڈور اقدام کے حوالے سے چین ایک بڑا راہداری ہے لہٰذا تجارت اور سرمایہ کاری دونوں ترقی کا انجن ثابت ہوں گے۔ "ہم علاقائی راہداری اور رابطے کی اہمیت کو دیکھتے جا رہے ہیں۔ آگے بڑھتے ہوئے، ہم GCC (گلف کوآپریشن کونسل) کو بڑی برآمدی صلاحیت کے طور پر دیکھتے ہیں۔ کان کنی، خدمات اور زراعت میں ایک پوٹینشل ہے۔ اورنگزیب نے مزید کہا کہ ہم اس وقت برآمدات کے لحاظ سے 30 بلین ڈالر پر کھڑے ہیں اور یہ ہماری خواہش ہے کہ اسے تین سے پانچ سال میں دوگنا کر دیا جائے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ گزشتہ 12 سے 14 مہینوں میں پاکستان نے معاشی استحکام کے حوالے سے نمایاں پیش رفت حاصل کی ہے کیونکہ افراط زر میں کمی ایک شاندار کہانی تھی، پالیسی ریٹ، غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر، مستحکم کرنسی اور ادارہ جاتی رقوم واپس آ رہی ہیں اور اس استحکام کو ٹیکسیشن، توانائی کے تناظر میں ڈھانچہ جاتی اصلاحات پر عمل درآمد کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جیسے جیسے ہم آگے بڑھتے ہیں وہاں پائیدار ترقی ہونی چاہیے۔ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ آئندہ 3 سے 5 سال میں برآمدات کو 30 ارب سے بڑھا کر 60 ارب ڈالر تک لے جانا چاہتے ہیں۔ امریکی نیوز ایجنسی بلومبرگ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آئندہ 3 سے 5 سال میں برآمدات کو 30 ارب سے بڑھا کر 60 ارب ڈالر تک لے جانا چاہتے ہیں، گزشتہ 12 سے 14 ماہ میں معیشت کی بہتری کے لیے اہم پیش رفت ہوئی، حکومت نے مہنگائی اور شرح سود میں کمی کے لیے اہم فیصلے کیے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ حکومت نے زرمبادلہ کے ذخائر کو مستحکم کیا، نجکاری کے عمل کو مزید تیز کریں گے، سرکاری اداروں میں اصلاحات کا عمل جاری رکھیں گے، سرکاری اداروں کے نقصانات کم کرنے کے لیے رائٹ سائزنگ کر رہے ہیں، رائٹ سائزنگ سے حکومتی اخراجات میں واضح کمی آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف پائیدار اور مستحکم اقتصادی ترقی چاہتے ہیں، حکومت نے دہرے خسارے قابو کیے، کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ اور مالیاتی خسارہ سرپلس میں آیا، حکومتی اخراجات میں کمی کر کے عوامی فلاح و بہبود کو ترجیح دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ تجارت کے فروغ میں پاکستان اہم کردار ادا کر سکتا ہے، خطے میں پاکستان کی تجارتی شراکت بڑھانا چاہتے ہیں، خطے میں تجارت کے فروغ سے پاکستان کی برآمدات میں اضافہ ممکن ہے۔

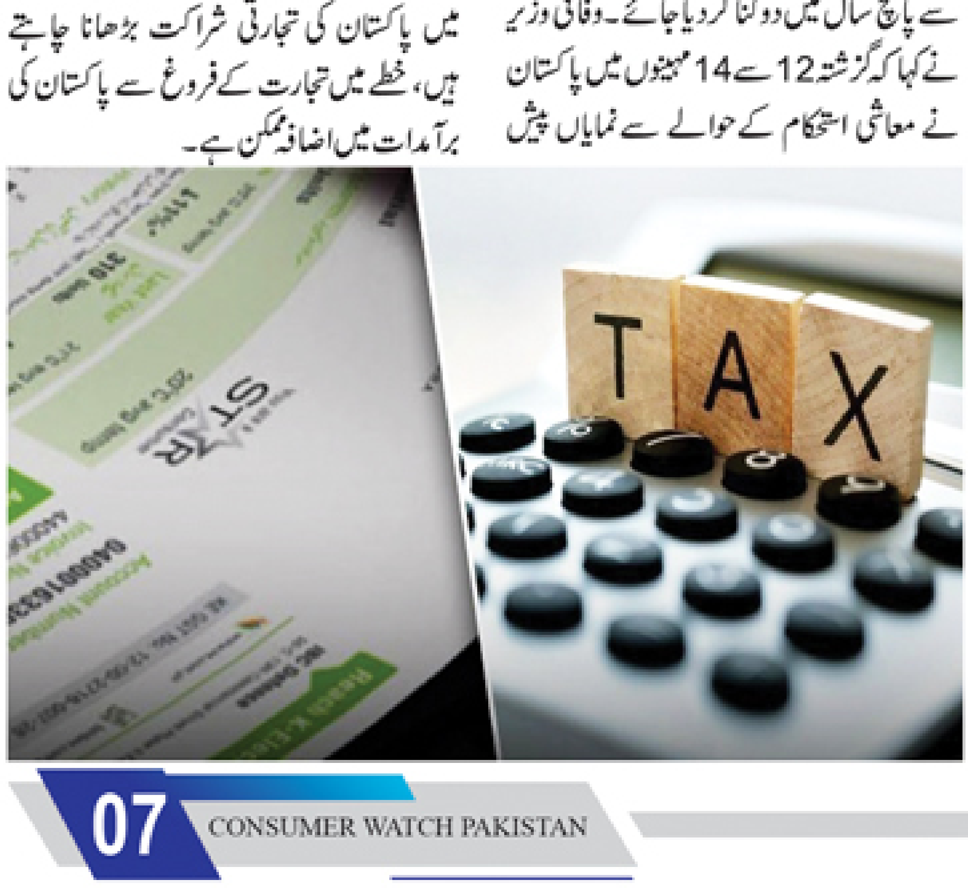

کنزیومر واچ ڈیسک

صوبائی وزیر برائے توانائی سید ناصر حسین شاہ نے سندھ اور پنجاب حکومتوں کے ترجمانوں کے بیانات پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ ناصر حسین شاہ نے کہا ہے کہ سندھ اور پنجاب کی حکومتیں اپنی اپنی قیادت کی رہنمائی میں عوامی فلاح و بہبود کے لیے بہتر کام کر رہی ہیں، صوبائی حکومتوں کے درمیان کوئی مقابلہ نہیں بلکہ عوامی ضروریات کے مطابق منصوبے شروع کیے جاتے ہیں۔ ناصر حسین

مریم نواز کے اچھے کاموں کو سراہتے ہیں: ناصر حسین شاہ

سندھ اور پنجاب کی حکومتیں اپنی اپنی قیادت کی رہنمائی میں فلاح و بہبود کے بہتر کام کر رہی، صوبائی حکومتوں کے درمیان کوئی مقابلہ نہیں

اگر سندھ حکومت وفاق سے کسی منصوبے پر عملدرآمد کا مطالبہ کرتی ہے تو یہ صوبے کا آئینی حق ہے، پنجاب میں وفاقی منصوبے جاری ہیں

سندھ حکومت چاہتی ہے کہ جیسے دیگر صوبوں کو وفاقی منصوبے دیے جاتے ہیں، اسی طرح سندھ کو بھی اس کا جائز حق ملے، صوبائی وزیر

کوئی صوبہ اپنا حق مانگتا ہے تو دوسرے صوبے کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے، ہم نہیں چاہتے کہ غیر ضروری بیانات سے تنازعات پیدا ہوں

شاہ نے کہا کہ اگر وزیر اعلیٰ سندھ جامشورو اور سیہون سندھ حکومت نے اس منصوبے کے لیے 2017 سات ارب روپے فراہم کیے تھے لیکن این ایچ اے روڈ منصوبہ مکمل نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جامشورو جانیں ضائع ہو چکی ہیں، اگر سندھ حکومت وفاق سے صوبے کا آئینی حق ہے، پنجاب میں وفاقی منصوبے نہیں کیا۔ سید ناصر حسین شاہ نے کہا کہ سندھ حکومت دیے جاتے ہیں، اسی طرح سندھ کو بھی اس کا جائز حق دوسرے صوبے کو اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے، ہم

روڈ کی تکمیل چاہتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے؟ میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی (این ایچ اے) کو نے اپریل 2017 سے اب تک جامشورو سیہون سیہون روڈ کی عدم تکمیل کے باعث ہزاروں قیمتی کسی منصوبے پر عملدرآمد کا مطالبہ کرتی ہے تو یہ جاری ہیں، جن پر سندھ حکومت نے کبھی اعتراض چاہتی ہے کہ جیسے دیگر صوبوں کو وفاقی منصوبے ملے، اگر کوئی صوبہ اپنا حق مانگتا ہے تو کسی نہیں چاہتے کہ غیر ضروری بیانات سے صوبوں

کے درمیان بے جا تنازعات پیدا کیے جائیں اور ملکی ماحول خراب ہو۔ ناصر حسین شاہ نے کہا کہ ہم وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کو عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، وزیر اعلیٰ پنجاب بہترین کام کر رہی ہیں اور ہم ان کے اچھے کاموں کو سراہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ منصوبوں اور اسکیموں کو پنجاب کے وزرا اور ترجمان پہلی بار پاکستان میں متعارف کرانے کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں، حالانکہ وہ کئی سال سے سندھ حکومت کے تحت جاری ہیں تو ہمارے لیے مؤقف پیش کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

پاکستان بھیانک معاشی صورتحال سے نکل چکا ہے، اسحٰق ڈار

ملکی معیشت درست سمت میں گامزن ہے، مہنگائی کی شرح میں نمایاں کمی ہوئی، پالیسی ریٹ میں کمی سے معاشی استحکام پیدا ہو رہا ہے

ملک کا دیوالیہ ہونا نوشتہ دیوار تھا لیکن ہم نے فیصلہ کیا سیاست داؤ پر لگتی ہے تو لگ جائے لیکن ریاست بچ جائے اور ہم کامیاب ہو گئے

ہم نے کراچی کی روشنیوں کو بحال کیا، 3 سال میں آئی ایم ایف کا پروگرام مکمل کیا، زرمبادلہ کے ذخائر بلند ترین سطح پر پہنچ گئے تھے

مالیاتی اداروں کے سربراہان وزیراعظم نواز شریف سے ملاقاتوں کے بعد میرے ساتھ بیٹھ کر پاکستان کی تعریفوں کے پُل باندھتے تھے

خصوصی رپورٹ

نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحٰق ڈار نے کہا ہے کہ 2017 میں میری بات مانی گئی ہوتی تو پاکستان 5 سال کشکول لے کر نہ پھرتا اور پاکستان کو دیوالیہ ہونے کا کوئی خطرہ نہ ہوتا، پاکستان میں اتنی لچک موجود ہے لیکن ہم خود اپنے دشمن بن جاتے ہیں۔ نیویارک میں اوورسیز پاکستانیوں سے خطاب کرتے ہوئے اسحٰق ڈار نے کہا کہ جو ملک 2017 میں 3 سال بعد دنیا کی 24ویں معیشت بن گیا تھا وہ دیوالیہ ہونے جا رہا تھا، ہم نے بے پناہ سیاسی سرمایہ گنوایا ہے مگر پاکستان کو دیوالیہ ہونے سے بچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی معیشت درست سمت میں گامزن ہے، ملک میں مہنگائی کی شرح میں نمایاں کمی ہوئی، پالیسی ریٹ میں کمی سے معاشی استحکام پیدا ہو رہا ہے اور معاشی اشاریے بہتر ہو رہے ہیں۔ اسحٰق ڈار نے کہا کہ 2013 الیکشن سے پہلے پاکستان کو غیر مستحکم میکرو اکنامک ملک قرار دیا گیا، الیکشن جیت کر آنے والی حکومت کو 6 سے 7 ماہ میں ڈیفالٹ ڈکلیئر کرنا تھا، کہا جا رہا تھا پاکستان کو اپنے پیروں پر کھڑے ہونے میں 12 سے 15 سال لگیں گے مگر الیکشن جیتنے کے بعد 3 سال کے قلیل عرصے میں میکرو اکنامک اشاریے ٹھیک ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت آسمان کو چھوتی مہنگائی 3.6 فیصد پر آگئی، شرح سود دو ہندسوں سے 5 فیصد پر آگئی، بجلی کی لوڈشیڈنگ ختم ہوگئی، دہشت گردی سے نجات کے لیے بھاری رقم خرچ کی گئی، ملک میں

کے لیے بہت مشکل صورتحال تھی، ملک کا دیوالیہ ہونا نوشتہ دیوار تھا لیکن ہم نے فیصلہ کیا سیاست داؤ پر لگتی ہے تو لگ جائے لیکن ریاست بچ جائے اور ہم نے اپنے اپنا کام کر دکھایا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر 2017 میں میری بات مانی گئی ہوتی تو پاکستان 5 سال کشکول لے کر نہ پھرتا اور پاکستان کو دیوالیہ ہونے کا کوئی خطرہ نہ ہوتا، پاکستان میں اتنی لچک موجود ہے لیکن ہم خود اپنے دشمن بن جاتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ پی ڈی ایم حکومت نے ملک کو دیوالیہ ہونے سے بچایا اور پھر 9 اگست کو نگراں حکومت آئی، جو معیشت کا حال تھا وہ آپ کے سامنے ہے، مہنگائی 38 فیصد پر پہنچ گئی، شرح سود 22 فیصد پر پہنچ گئی، بینک 24 فیصد پر قرض دے رہے تھے تو اس میں کون سا کاروبار چل سکتا تھا، جن کے پاس پیسے تھے انہوں نے کہا کہ بینک

ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یکم جولائی تا یکم جنوری 7 ماہ کی مہنگائی کی شرح 6.4 فیصد ہے، لیکن جنوری کی مہنگائی کی شرح 2.41 فیصد تھی، شرح سود 22 فیصد سے 12 فیصد پر آچکی ہے، زرمبادلہ اور برآمدات میں اضافہ ہوا ہے، عالمی ادارے دوبارہ پاکستان کو تعریف سے نواز رہے ہیں، گڑھے میں گر کر نکلنا آسان نہیں ہوتا۔ نائب وزیراعظم نے کہا کہ معاشی بدحالی کے بعد دہشت گردی وہ دوسری شے ہے جو ہمیں ورثے میں ملی ہے، انہوں نے کہا کہ 2014 میں بجٹ

اور اس کے ذمہ دار ہم خود ہیں، کیونکہ پالیسی بناتے وقت ہم نہیں سوچتے کہ ملک پر اس کا کیا اثر ہوگا، ان چیزوں کو سیاست سے پاک ہونا چاہیے، ہمارے بعد آنے والی حکومت اگر معیشت کو 24ویں سے 21 یا 20ویں نمبر پر لے آتی تو ہم ان کی تعریف کرتے مگر انہوں نے

آپریشن ضرب عضب اور ردالفساد کیے گئے، ہم نے کراچی کی روشنیوں کو بھی بحال کیا، پاکستان نے پہلی مرتبہ 3 سال میں آئی ایم ایف کا پروگرام مکمل کیا، زرمبادلہ کے ذخائر بلند ترین سطح پر چلے گئے۔ نائب وزیراعظم نے مزید کہا کہ اس وقت آئی ایم ایف سمیت تمام مالیاتی اداروں کے سربراہان پاکستان آئے اور وزیراعظم نواز شریف سے ملاقاتوں کے بعد میرے ساتھ بیٹھ کر پاکستان کی تعریفوں کے پُل باندھتے تھے، وہ کہتے تھے کہ جس طرح آپ کا ملک اڑان بھر رہا ہے، یہ جی 20 ملکوں میں شامل ہو جائے گا اور 2017 تک ہم 24ویں معیشت بن گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے 2030 تک جی 20 ممالک میں شامل ہو جانا تھا لیکن پھر سازشیں شروع ہوئیں اور 2018 میں حکومت بھی بدلی اور 22-2020 تک ہم 47ویں معیشت بن گئے اور ڈیفالٹ کے دہانے پر پہنچ گئے۔

اسحٰق ڈار نے مزید کہا کہ 2022 میں آئینی طریقے سے تحریک عدم اعتماد لانے کے بعد جب پی ڈی ایم کی حکومت بنی وہ کسی بھی سیاسی جماعت

میں پیسے رکھ کر کمائے، کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ گزشتہ سال فروری میں ہمیں دوبارہ موقع ملا اور الحمدللہ بڑی کوششوں کے بعد ایک سال میں ملک بھیانک معاشی صورتحال سے نکل چکا ہے اور مستحکم ہو گیا اور اب ترقی کا سفر شروع

منظور ہو چکا تھا، اس کے بعد نیشنل سیکیورٹی کمیٹی کے اجلاس میں مجھے بطور وزیر خزانہ بلا کر کہا گیا کہ کیا آپ سالانہ 100 ارب روپے دے سکتے ہیں، تو میں نے کہا کہ ہمیں اس لعنت کو

دور کرنا ہے اور آنے والی نسلوں کو محفوظ پاکستان دینا ہے، میں نے وعدہ کیا اور 2014 سے 2017 تک وہ رقم فراہم کی، درجنوں دہشت گرد حملے ختم ہو گئے اور پاکستان محفوظ ملک بن گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم دوبارہ آئے ہیں تو 2 سال میں دہشت گردی میں تیزی آئی ہے،

پاکستان کو 47ویں معیشت بنا دیا جس پر میں ان کی تعریف نہیں کر سکتا۔ اسحٰق ڈار نے کہا کہ دہشت گردی ختم ہو گئی تھی مگر اب دوبارہ سر اٹھا چکی ہے، ہر ہفتے کئی فوجی جوانوں کے جنازے میں پڑھتا ہوں اور کئی جنازوں میں وزیراعظم خود جاتے ہیں، یہ کیوں ہوا؟ ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیے، آپریشن ضرب عضب اور ردالفساد میں بڑے پیمانے پر دہشت گردوں کی ہلاکت اور فوجی جوانوں کی شہادت کے بعد دہشت گردوں کی بڑی تعداد نے ہمسایہ ملک میں پناہ لے لی اور ہمارے بعد والی حکومت سے سمجھوتا کر کے ٹی ٹی پی کے 30 سے 40 ہزار لوگ واپس آگئے اور سنگین جرائم پر جیلوں میں قید 100 سے زائد مجرمان کو ہم نے چھوڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سوچنا چاہیے کہ ہم کیا کرتے ہیں اور اس کے کیا نتائج آتے ہیں، حکومت پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے، 35 سال میں کئی مرتبہ ہمیں حکومت کرنے کا موقع ملا اور کئی مرتبہ کسی اور کو حکومت مل گئی، مگر مقصد صرف پاکستان ہونا چاہیے۔

قومی احتساب بیورو (نیب) کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل (ر) نذیر احمد بٹ نے ملک چھوڑنے والے پاکستانیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ تقریباً 25 ہزار افراد نے سرمایہ کاری کے ذریعے

پاکستان کی عالمی اقتصادی حیثیت پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کو یورپی یونین کی جی ایس پی پلس ترجیحی ٹیرف اسکیم جیسے تجارتی معاہدوں پر انحصار کرنے کے بجائے اپنی مسابقت کو بہتر بنانے پر توجہ دینی

معیشت سے برآمدات پر مبنی معیشت کی طرف منتقل ہو گیا ہے، یہ ایک مثبت رجحان ہے جس سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ چیئرمین نیب نے کاروباری برادری کو غیر منطقی مقدمات سے نمٹنے میں زیادہ سے زیادہ ریلیف کی یقین دہانی کراتے

بزنس میں فیسلیٹیشن ڈیسک کو بڑھایا جائے گا۔ انہوں نے سازگار کاروباری ماحول اور یکساں مواقع کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ نیب کبھی کبھار چیلنجز کے باوجود مسلسل کوششیں کرتا ہے، انہوں نے پاکستان کے مستقبل کے بارے میں بھی امید کا اظہار کرتے ہوئے ملک کی بڑی آبادی اور بڑھتی ہوئی صارفین کی مارکیٹ کے فوائد کی نشاندہی کی جو طویل مدتی سرمایہ کاری کے لیے اہم مواقع پیش کرتے ہیں۔ بزنس مین گروپ (بی ایم جی) کے چیئرمین زبیر موتی والا نے نشاندہی کی کہ خاص طور پر بدعنوانی اور ہراسانی کی روک تھام کے لیے اب بھی اہم کام کرنا باقی ہے، جس کی وجہ سے لوگ پاکستان چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ معاشی اشاریوں میں بہتری، اسٹاک مارکیٹ میں تیزی اور آئی ٹی برآمدات میں اضافے کے باوجود انہوں نے کاروباری برادری

شہریت حاصل کرنے کے لیے کثیر سرمایہ کی بیرون ملک منتقلی

انسانی اور مالی وسائل کو برقرار رکھنے کے لیے برین ڈرین اور کیپیٹل فلائٹ، دونوں کو روکنے کی ضرورت ہے، چیئرمین قومی احتساب بیورو

پاکستان کو جی ایس پی پلس ترجیحی ٹیرف اسکیم جیسے تجارتی معاہدوں پر انحصار کرنے کے بجائے اپنی مسابقت کو بہتر بنانے پر توجہ دینی چاہیے

قوم ترقی پر توجہ رکھے تو پاکستان اگلے 6 سے 7 سال میں ٹریلین ڈالر کی معیشت بننے کی صلاحیت رکھتا ہے، لیفٹیننٹ جنرل (ر) نذیر احمد

نیب میں تاجروں کو ہراساں کرنے کی روک تھام کے لیے نئے قوانین وضع کیے گئے ہیں، کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں خطاب

شہریت حاصل کرنے کے لیے کثیر سرمایہ بیرون ملک منتقل کیا ہے۔ کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (کے سی سی آئی) کے دورے میں خطاب کرتے ہوئے لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) نذیر احمد بٹ نے پاکستان کے انسانی اور مالی وسائل کو برقرار رکھنے کے لیے برین ڈرین اور کیپیٹل فلائٹ، دونوں کو روکنے کی ضرورت پر زور دیا۔

چاہیے، انہوں نے پاکستان کی اقتصادی ترقی میں مصنوعی ذہانت، کلاؤڈ کمپیوٹنگ اور سافٹ ویئر کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ کے سی سی آئی کی پریس ریلیز کے مطابق انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ اگر قوم ترقی پر اپنی توجہ اور لگن برقرار رکھے تو پاکستان اگلے 6 سے 7 سال میں ٹریلین ڈالر کی معیشت بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ انہوں نے ملک کے زرعی شعبے میں موجود مواقع پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ

صرف چاول کی برآمدات 3 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہیں، جب کہ مجموعی زرعی برآمدات 9 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہیں، پاکستان زراعت کی درآمدات پر مبنی

ہوئے اس بات پر زور دیا کہ بیورو کسی بھی محکمے کی جانب سے ہونے والی ہراسانی کے ازالے کے لیے مداخلت کر کے کاروباری اداروں کی مدد کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے تاجروں کو بتایا کہ تاجر برادری کے 14 مقدمات میں سے 13 کو 6 ماہ کے اندر حل کر دیا گیا ہے، جو نیب کی معاملات کو تیزی سے حل کرنے کے لیے لگن کا مظہر ہے۔ نذیر احمد بٹ نے کے سی سی آئی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ وہ 5 سے 6 انفرادی کیسز کے ساتھ 5 جنرل کیسز بھی پیش کرے جن کے حل کو نیب ترجیح دے گا، تاکہ تاجر برادری کے پریشان حال افراد کو فوری طور پر ریلیف فراہم کیا جا سکے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ نیب میں تاجروں کو ہراساں کرنے کی روک تھام کے لیے نئے قوانین وضع کیے گئے ہیں، کے سی سی آئی، آباد اور دیگر متعلقہ اداروں کے اراکین کو شامل کر کے نیب کے

میں اعتماد کی کمی پر تشویش کا اظہار کیا، جو مکمل معاشی بحالی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے آئی ٹی سیکٹر میں برآمدات میں 30 ارب ڈالر تک پہنچانے کی صلاحیت موجود ہے، لیکن متعدد محکموں کی جانب سے ہراساں کیے جانے کی وجہ سے اس صلاحیت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ زبیر موتی والا نے برآمد کنندگان پر بجٹ اقدامات کے اثرات، خاص طور پر حتمی ٹیکس نظام (ایف ٹی آر) کے خاتمے اور اس کی جگہ عام ٹیکس نظام کو اپنانے کے بارے میں بھی تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایکسپورٹ کارگو پروسیسنگ میں تاخیر کا جائزہ لینے کے لیے نیب کی مداخلت کا بھی مطالبہ کیا، اور نیب سے متعلقہ مسائل کے حل کے لیے کے سی سی آئی میں سہولت ڈیسک قائم کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر محمد جاوید بلوانی نے کہا کہ پاکستان میں کاروباری ماحول خراب ہو چکا ہے، اور کئی ملٹی نیشنل کمپنیاں کراچی چھوڑ کر چلی گئی ہیں۔ جاوید بلوانی نے پورٹ قاسم پر زمین کے قبضے میں تاخیر سمیت متعدد مسائل اٹھائے جو 2 دہائیوں سے زیر التوا ہیں، انہوں نے ان دیرینہ مسائل کے حل اور متاثرہ اراضی مالکان کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے نیب سے مداخلت کا مطالبہ کیا۔

"چینی ادب: سفرِ حرف وخیال"

نئے جہاں کی تلاش
ارم زہرا (وینزو، چین)

ہوا میں صندل کی خوشبو تھی یا شاید وہ خوشبو میرے تخیل کا فریب تھی میں بیجنگ کے ایک قدیم کوچے میں کھڑی تھی، جہاں پرانے دروازے وقت کی خاموش گواہی دے رہے تھے اور دیواروں پر گزری صدیوں کی سرگوشیاں نقش تھیں۔ آسمان ہلکی ہلکی سرمئی چادر اوڑھے تھا، جیسے یادداشت میں کوئی بھولا ہوا افسانہ ہو جو بارش کی پہلی بوند کے انتظار میں ٹھہرا ہو۔

میں نے اپنی انگلیاں اس دیوار پر پھیریں، جس کے رنگ مدھم پڑ چکے تھے۔ یہاں ہزاروں سال پرانی کہانیاں سانس لے رہی تھیں شاید لی پو کی کوئی نظم، شاید لوشوئن کے کسی کردار کی آہ، یا شاید کوئی گمشدہ عشق، جواب بھی ان پتھروں میں کہیں دفن تھا۔

"تمہیں معلوم ہے، یہ گلیاں کتنی پرانی ہیں؟" ایک مقامی لڑکی نے مجھ سے پوچھا۔

میں نے مسکرا کر گردن ہلائی۔ "ہاں، بالکل اتنی ہی پرانی جتنی کہانیوں میں لکھی ہوئی محبتیں۔"

چینی ادب کو پڑھنا ایسے ہی ہے جیسے کسی قدیم قلعے کی بھول بھلیوں میں راستہ تلاش کرنا۔ ہر موڑ پر ایک نیا دروازہ کھلتا ہے، ایک نیا کردار سامنے آتا ہے، اور ہر سطر میں وہی شاعری سانس لیتی ہے جس نے کنفیوشس کے زمانے سے لے کر آج تک مسافروں کو مسحور کر رکھا ہے۔

یہ سفر صرف کتابوں کے صفحات پر نہیں، یہ زمین پر کھینچی ہوئی وہ لکیریں ہیں جن پر صدیوں سے لوگ چلتے آ رہے ہیں۔ میں بھی انہی لکھی ہوئی راہوں پر چلنے کے لیے آئی تھی کسی لوشوئن کے کردار کی آنکھوں میں جھانکنے، کسی شاعرانہ ناول کے خوابوں میں اترنے، اور کسی قدیم دیوار کے سائے میں بیٹھ کر وہ کہانیاں سننے، جو آج بھی ہوا کے دوش پر بہتی ہیں۔ میرے سامنے زیاؤ کھڑی مسکرا رہی تھی۔ ایک عام چینی لڑکی، جو اردو بولنے کی کوشش میں الفاظ کو خاص انداز سے توڑ رہی تھی۔

"تم... اردو... لکھتی ہو؟"

میں نے سر ہلایا۔

"میں ایک کہانی کار اور شاعرہ ہوں"

"اوہ... یہ تو بہت خوشی کی بات ہے تو چین کے ادب کو کیسے جانتی ہو؟"

میں کچھ لمحے خاموش رہی۔ یہ سوال خود میرے لیے بھی نیا تھا۔ چین کا ادب؟ میں نے لوشون کو پڑھا تھا، مویان کے "زندہ رہنے کا فن" کو محسوس کیا تھا، لی بائی کی شاعری میں کھوئی تھی، مگر کیا میں واقعی چین کے ادب کو جانتی تھی؟

کیا تم میری مدد کرو گی چین کے ادب کو سمجھنے میں؟

"ہاں ضرور"... وہ مسکرائی...

میں نے کمرے کی کھڑکی سے باہر دیکھا تو شہر نیون روشنیوں میں گھرا تھا، مگر کہیں دور کسی گلی کے سرے پر، ماضی کے دروازے اب بھی آہستہ آہستہ کھل رہے تھے۔

چین کا ادب ایک ایسا سمندر ہے جس میں غزل کی نرمی، نظم کی روانی، اور افسانے کی گہرائی سب یکجا ہیں۔ یہاں شاعری صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک روحانی تجربہ ہے—ایک ایسا لمحہ جس میں قدرت، تاریخ، اور انسانی جذبات ایک ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ کلاسیکی چینی شاعری میں لی بائی کی رومانی چاندنی، ڈوفو کی المیہ صدائیں، اور وانگ وی کی فطرت سے جڑی خاموشیاں آج بھی زندہ ہیں۔ چین میں شاعری صرف ادب نہیں، بلکہ زندگی کا حصہ ہے، چائے کی خوشبو میں، قدیم مندروں کی خاموشی میں، اور پہاڑوں پر گونجتی ہواؤں میں۔ افسانوی ادب نے بھی وقت کے ساتھ ترقی کی، لوشون کی تحریروں میں انقلاب کی تپش، مویان کے ناولوں میں حقیقت اور جادو کی آمیزش، اور ژانگ ای کی کہانیوں میں عورت کے جذباتی کرب کی جھلک سبھی اس معاشرے کی گہرائی کو بیان کرتی ہیں۔ چینی شاعری اور افسانوی ادب نے ہمیشہ تاریخ اور فلسفے کو اپنے اندر سموئے رکھا، اور یہی وہ عنصر ہے جو اسے محض لفظوں سے آگے لے جا کر ایک مکمل تہذیبی تجربہ بنا دیتا ہے۔

اگلی صبح زیاؤ نے اعلان کیا،

"ہم دیوارِ چین جا رہے ہیں۔"

"ارے بہت شکریہ میں اپنی اس ملنسار دوست کی پیشکش کیسے رد کرتی" زیاؤ کی انگلش کافی اچھی ہے جبکہ وہ کچھ اردو بھی جانتی ہے"

دیوارِ چین پہنچ کر میں نے اپنے چاروں طرف پھیلی وادیوں کو دیکھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے تاریخ خود اپنے اوراق پلٹ رہی ہو۔ زیاؤ نے آہستہ سے کہا،

"جانتی ہو، لی بائی نے ایک نظم لکھی تھی، جس میں اس نے دیوارِ چین کی تنہائی کو محسوس کیا تھا؟"

اس نے کتاب نکالی اور آہستہ آہستہ پڑھنے لگی:

""ہوا پہاڑوں سے سرکتی ہے،

وقت کسی بوڑھے درخت کے سائے میں بیٹھا اونگھ رہا ہے،

اور میں سوچتی ہوں کہ شاید یہاں کی اینٹوں میں بھی کہانیاں سانس لیتی ہیں۔""

میں نے دیوار کی پرانی اینٹوں کو چھوا— واقعی ان میں کوئی کہانی تھی، شاید وہی جو کسی گمشدہ سپاہی نے آخری رات چاند کے نیچے لکھی ہوگی۔

بیجنگ کے پرانے بازار میں گھومتے ہوئے مجھے ایسا لگا جیسے میں لاہور کے کسی کوچے

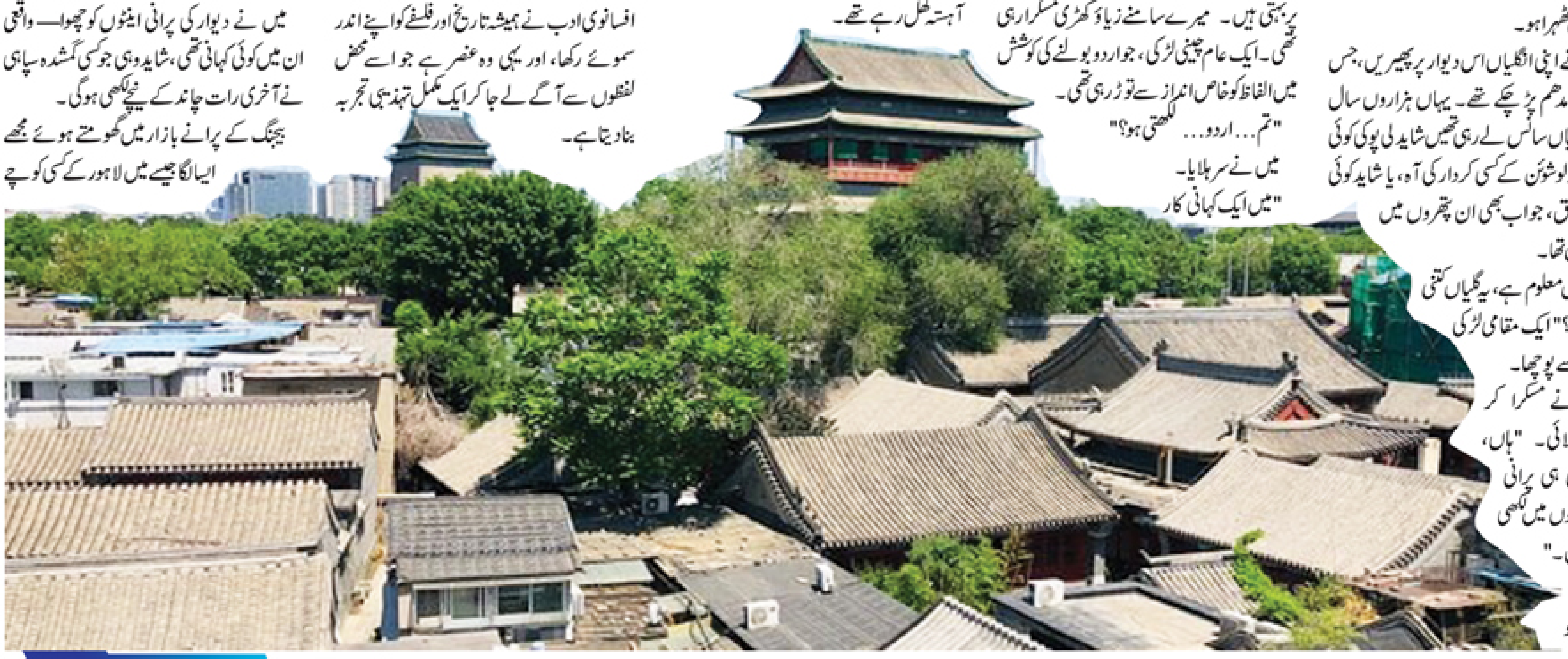

میں ہوں۔ دیواروں پر وقت کی دراڑیں تھیں، دکانوں میں وہی پرانی اشیا جو نجانے کتنے سالوں سے بکتی آ رہی تھیں— کاغذی چھتریاں، چینی مٹی کے برتن، اور موٹی جلد والی کتابیں، جن کے صفحات پر انگلی پھیرنے سے صدیوں کی گرد اڑتی محسوس ہوتی تھی۔

ایک دکان میں رک کر میں نے ایک پرانی کتاب اٹھائی، اس کا سرورق زرد ہو چکا تھا، شاید سورج کی روشنی یا شاید کسی ایسے شخص کے لمس سے جس نے اسے دہائیوں پہلے کھولا تھا۔ زیاؤ نے جھک کر دیکھا،

"یہ ہولان ریور کی کہانی ہے، ژاؤ ہونگ کی کتاب۔ ایک ایسے گاؤں کی کہانی، جہاں خواب صرف دریا کے پانی میں بہہ سکتے ہیں، حقیقت میں نہیں۔"

میں نے کتاب خرید لی۔ میرے کمرے کی الماری میں پہلے ہی کئی کتابیں بے ترتیب رکھی تھیں، مگر یہ کتاب ان سب سے مختلف تھی۔ یہ ایک زمین، ایک تہذیب، اور شاید خود مجھ سے جڑی ہوئی تھی۔ گھر کی بالکنی میں بیٹھ کر میں نے کتاب کھولی۔ کہیں دور بیجنگ کا آسمان نیلا دھواں اوڑھے تھا، اور ہوا میں ایک پرانی نظم کی سرگوشی تھی:

"* چاند نیچے وادیوں میں بہہ رہا ہے،
دیواروں پر وقت کا سایہ رینگ رہا ہے،
اور کسی سفرنامے کی پہلی رات میں،
کہانی ابھی باقی ہے!

چین کی سرزمین صرف دیواروں اور معبدوں کی نہیں، یہ شاعری کی دھرتی ہے— وہ شاعری جو دریا کے بہاؤ میں، پہاڑوں کی خاموشی میں، اور چاندنی راتوں کی اداسی میں بسی ہوئی ہے۔

لی بائی (BaiLi) اور چاندنی راتوں کی تنہائی*

چین کی راتیں الگ سی ہوتی ہیں۔ یہاں چاندنی کسی اور ہی انداز میں زمین پر اترتی ہے— کسی یاد کی طرح، کسی نظم کی طرح۔ لی بائی، جو چین کے سب سے مشہور شاعروں میں سے ایک تھے، ان کی شاعری میں چاند ایک خاص استعارہ بن کر ابھرتا ہے— تنہائی، یاد اور خوابوں کا استعارہ۔

床前明月光
疑是地上霜
举头望明月
低头思故乡

**(میرے بستر کے سامنے چاندنی کی جھلک ہے،
یوں لگتا ہے جیسے زمین پر کہر جم گئی ہو۔
میں چاند کی طرف دیکھ کر سر اٹھاتا ہوں،
اور پھر سر جھکا کر اپنے وطن کو یاد کرتا ہوں۔)**

یہ شعر اس رات میرے دل میں اترا، جب میں دیوارِ چین کے قریب ایک سنسان مقام پر کھڑی تھی۔ سرد ہوا چل رہی تھی، اور چاندنی کسی بچھڑ جانے والے دوست کی طرح زمین پر بکھری ہوئی تھی۔ اس لمحے میں نے محسوس کیا کہ سفر کرنے والے ہمیشہ کسی نہ کسی چیز کو یاد کرتے ہیں— کبھی اپنا گھر، کبھی کوئی لمحہ، کبھی کوئی بچھڑ جانے والا خواب

دوفو (FuDu) اور وقت کے زخم*

دیوارِ چین کے بلند حصے پر کھڑے ہو کر میں نے نیچے پھیلے ہوئے منظر کو دیکھا— پہاڑ، دریا، گھاٹیاں، اور کہیں دور ایک خاموش بستی۔ چین کی تاریخ جنگوں، بغاوتوں، اور زخموں سے بھری ہوئی ہے۔ اس تاریخ کی سب سے خوبصورت مگر اداس بازگشت دوفو کی شاعری میں سنائی دیتی ہے۔

国破山河在
城春草木深

**(ملک برباد ہو چکا ہے، مگر پہاڑ اور دریا اب بھی باقی ہیں،
شہر میں بہار آ چکی ہے، مگر ہر شے گھاس اور درختوں میں ڈھک گئی ہے۔

یہ نظم تانگ سلطنت کے زوال کے دوران لکھی گئی تھی، مگر جب میں نے بیجنگ کے قدیم قلعوں کی دیواروں کو چھوا، تو یوں محسوس ہوا جیسے یہ الفاظ آج بھی زندہ ہیں۔ تاریخ مٹتی نہیں، صرف ایک نئے رنگ میں ڈھلتی ہے۔

وانگ وی (Wei Wang) اور خاموشی کی گونج*

بیجنگ سے باہر، جب چین کے دیہی علاقوں میں پہنچی، تو وہاں کے سنسان پہاڑوں اور پرسکون وادیوں میں ایک الگ ہی سکون تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ جگہیں کسی نظم میں سانس لے رہی ہوں، جیسے یہاں خاموشی کے بھی معنی ہوں۔ وانگ وی، جو نہ صرف ایک عظیم شاعر تھے بلکہ ایک مصور بھی تھے، ان کی شاعری میں یہی سکون جھلکتا ہے۔

空山不见人
但闻人语响
返景入深林
复照青苔上

**(خالی پہاڑ، کوئی انسان دکھائی نہیں دیتا،
مگر دور کہیں باتوں کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔
سورج کی روشنی جنگل کے اندر گہری ہوتی جا رہی ہے،
اور سبز کائی پر آ کر دوبارہ چمکنے لگی ہے۔)**

یہ وہ لمحہ تھا جب میں ایک قدیم بدھ مندر کے قریب کھڑی تھی، جہاں ہوا بھی دھیرے دھیرے چلتی تھی۔ یہاں وقت رک سا گیا تھا، جیسے کسی نے نظم کے درمیان ایک وقفہ لے لیا ہو۔

لو یو (YouLu) اور بچھڑنے کی اداسی*

چین کا سفر صرف دیواروں اور پہاڑوں کا نہیں، یہ دل کے سفر کی بھی کہانی ہے۔ کبھی کبھی کسی گلی میں، کسی جھیل کے کنارے، یا کسی قدیم باغ میں چلتے ہوئے دل میں ایک گہری اداسی اتر آتی ہے— وہی اداسی جو لُو یو کی شاعری میں ہے۔

红酥手 · 黄藤酒
满城春色宫墙柳
东风恶 · 欢情薄
一杯愁绪 · 几年离索

**(سرخ نرم ہاتھ، پیلے رنگ کی شراب،
شہر میں بہار چھا چکی ہے، محل کی دیواروں پر بید کے درخت لہرا رہے ہیں۔
مگر مشرقی ہوا سخت ہو چکی ہے، محبت مدھم پڑ گئی ہے،
ایک پیالہ غم، کئی سال کی جدائی کا قصہ۔)**

جب میں نے یہ نظم پڑھی، تو یوں محسوس ہوا جیسے چین کے قدیم باغوں میں کہیں کوئی کہانی بکھری ہوئی ہو— ایسی کہانی جسے کوئی سنانے والا نہیں، مگر جو ہوا میں اب بھی سانس لے رہی ہے۔

یہ سفر صرف جغرافیہ کا نہیں تھا، یہ ان نظموں کے ساتھ چلنے کا تھا جو صدیوں سے زندہ ہیں۔ میں چین میں نہیں تھی، میں شاعری کی زمین پر تھی— ایک ایسی زمین، جہاں ہر دریا ایک شعر کی طرح بہتا ہے، ہر پہاڑ ایک نظم کی طرح خاموش کھڑا رہتا ہے، اور ہر چاندنی رات لی بائی کے خوابوں کی طرح زمین پر بکھرتی ہے۔

چین میں کئی موسم گزر گئے، کئی بار بہار نے گلابی پھولوں کی چادر بچھائی، کئی بار خزاں نے سنہرے پتوں کی نظمیں لکھی۔ میں اب یہاں کی گلیوں، پہاڑوں، قدیم دروازوں اور بارش میں بھیگتے مندروں کو اجنبی نظروں سے نہیں دیکھتی۔ وقت کے ساتھ یہ سب میرے اندر کہیں گھر کر چکے ہیں۔ میں اکثر سوچتی ہوں، کیا یہ چین ہے جو میرے اندر بسا ہے، یا میں خود اس سرزمین کا کوئی بھولا ہوا خواب بن چکی ہوں؟

رات کے آخری پہر میں، جب خاموشی شہر پر اترتی ہے، میں اپنی کھڑکی سے چاند کو دیکھتی ہوں۔ لی بائی کا وہی قدیم شعر، جو شاید ہر مسافر کے دل میں کبھی نہ کبھی گونجتا ہے، میرے ہونٹوں پر آ جاتا ہے:

举头望明月 · 低头思故乡

(سر اٹھا کر چاند کو دیکھتی ہوں، پھر سر جھکا کر اپنے وطن کو یاد کرتی ہوں۔)

مگر اب یہ شعر کسی یاد، کسی دوری، کسی بچھڑنے کی کیفیت میں نہیں گونجتا۔ اب یہ میرے اندر ایک سوال جگاتا ہے— وطن کیا ہے؟ وہ سرزمین جہاں ہم پیدا ہوتے ہیں یا وہ جگہ جہاں ہماری روح کو سکون ملتا ہے؟

بیجنگ کی قدیم گلیوں میں چلتے ہوئے، کسی مٹیالی دیوار پر ہاتھ رکھتے ہوئے، کسی معبد کے خاموش صحن میں کھڑے ہو کر، میں محسوس کرتی ہوں کہ شاید ہر سفر کا اصل راز یہی ہوتا ہے— ہم وہاں پہنچتے نہیں جہاں جانے کا خواب دیکھتے ہیں، بلکہ وہ مقام خود ہمارے اندر کہیں جاگ اٹھتا ہے۔

لیکن پھر، کہیں دور سمندر کی سرگوشیاں سنائی دیتی ہیں— نہیں، یہ حقیقت میں نہیں، یہ میرے اندر ہے۔ وہی شور جو کراچی کے ساحل پر لہروں کے ساتھ اٹھتا تھا، وہی جو کلفٹن کے ریتیلے کنارے پر ننگے پاؤں چلتے ہوئے محسوس ہوتا تھا، وہی جو میرے شہر کی مصروف سڑکوں میں، بسوں کے ہارن اور پرانی چائے خانوں کی گپ شپ کے بیچ بھی کہیں سنائی دیتا تھا۔ ایسے میں کہیں دور سے اذان کی آواز سنائی دیتی ہے— نہیں، یہ حقیقت میں نہیں، یہ میرے اندر ہے۔ وہی آواز جو لاہور کی صبحوں میں سنائی دیتی تھی، وہی جو اسلام آباد کی پہاڑیوں کے سائے میں گونجتی تھی، وہی جو میرے گھر کے قریب ہی مسجد کے مینار سے اٹھ کر فضا میں پھیلتی ہے۔ میں رک جاتی ہوں۔ پاکستان میرے اندر زندہ ہے۔

یورپ کو اپنی عوام سے خطرہ محسوس ہو رہا ہے، جرمن وزیر دفاع

میونخ میں منعقدہ دفاعی کانفرنس میں جرمنی کے وزیر دفاع کا امریکہ کے نائب صدر کے بیان پر رد عمل

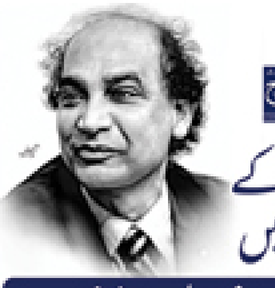

گوئٹے کے دیس میں

سرور غزالی، جرمنی

خواتین و حضرات آپ دنیا کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات سے یقیناً باخبر ہوں گے۔ سب سے پہلے تو فروری کے مہینے میں جرمنی کے شہر میونخ میں جو دفاعی یا حفاظتی کانفرنس منعقد ہوئی اور اس میں امریکہ کے نائب صدر وینس نے جو بیان دیا تو وہ اس کانفرنس ہال میں بیٹھے دنیا کے بڑے بڑے صدور اور رہنماؤں کے لیے انتہائی حیران کن تھا۔ یہ بیان یورپ کے لیے باعث شرم تھا۔ یہاں تک کہ جرمنی کے وزیر دفاع بورس پسٹریوس نے اسے اس ہتک آمیز جانا کہ برافروختہ جواب میں کہا کہ نائب صدر جے ڈی وینس کا یہ بیان کہ یورپ اپنی جمہوری روایتوں سے انحراف کر رہا ہے قطعی درست نہیں اور یہ کہ وہ ان کی اس بات سے مکمل اختلاف کرتے ہیں کہ یورپ کو روس اور چین سے زیادہ خطرہ، خود اپنی عوام سے محسوس ہو رہا ہے جو موجودہ حکمرانوں کی پالیسیوں کے خلاف پارٹیوں کو ووٹ دے کر کامیاب کرانا چاہتے ہیں۔ نائب صدر کا کہنا تھا کہ یورپ میں ایسی مثال اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی کہ جمہوری اداروں کو کمزور کیا جاتا ہو، عدالتیں انتخابات کو غیر موثر قرار دیتی ہوں اور انتخاب سے قبل ایسی چھوٹی پارٹیوں کو جن کی کامیابی سامنے نظر آ رہی ہو انہیں حکومتی کاروبار سے دور رکھنے کا عندیہ دیا جا رہا ہو۔ عوام کے ایک بڑے طبقے کے اندر پرورش پاتے شعور کو ہر ممکنہ طریقے سے دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یورپ میں جمہوریت کی ایسی روایت کبھی بھی نہیں رہی ہے۔ اسی اجلاس میں یوکرین کے مسئلے پر اقوام عالم کے تمام بڑے بڑے سربراہوں، خاص کر یورپ کے پنڈتوں کی نظر لگی ہوئیں تھی کہ امریکہ ایک واضح اور جامع پروگرام طے کرے گا اور روس کو یورپ کی شرائط پر مذاکرات کی میز پر بیٹھنے پر مجبور کرے گا۔ اور اسی مناسبت سے کوئی بیان سامنے آئے گا۔ لیکن برعکس اس کے امریکی نائب صدر کا رویہ اپنے سابقہ رویوں سے 180 درجے بدل چکا تھا۔ ماضی میں بھی امریکہ اپنی پالیسیوں میں اسی طرح کی قلابازیاں کھاتا رہا ہے انتہا تو یہ ہے کہ امریکہ اور روس سعودی عرب میں بیٹھے یوکرین کے مسائل پر بات چیت کر رہے ہیں اور یوکرین اور یورپ کے دیگر ممالک کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت تک نہیں ملی ہے۔ دعوت دینا تو دور کی بات ہے مذاکرات کے اختتام پر دیگر بیان کے علاوہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے یوکرین کے صدر زیلنسکی پر شدید نوعیت کے الزامات عائد کیے ہیں کہ انہیں ان پچھلے تین سالوں میں مذاکرات کے ذریعے اس مسئلے کو طے کرنا چاہیے تھا بلکہ انہیں یہ جنگ شروع ہی نہیں کرنی چاہیے تھی۔

ٹرمپ نے روس کے بجائے یوکرین کو جنگ کا ذمہ دار ٹھہرا دیا۔ ایسے میں یقیناً زیلنسکی کو اپنا سب کچھ لٹتا محسوس ہوا ہوگا۔

ہم سب جانتے ہیں کہ امریکہ صرف اپنی مفادات کی جنگ لڑا کرتا ہے اور جب وہ اپنے مفاد میں کامیاب ہو جائے تو میدان چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ سن 1971 میں جب ملک پاکستان کا بڑا حصہ ٹوٹ رہا تھا، اور بھارتی جارحیت کے نتیجے میں ملک دولخت ہو رہا تھا تو اس وقت بھی پاکستان پر یہ الزامات عائد کیے گئے تھے کہ وہ اس جنگ کا ذمہ دار ہے کوئی شک نہیں کہ سابقہ مشرقی پاکستان اور موجودہ بنگلہ دیش میں فوج کشی اور دیگر ریشہ دوانیہ یہاں کے عوام کو مشتعل کرنے کا باعث ضرور تھے لیکن اس کا جو حل ہندوستان نے پیش کیا وہ واحد حل نہیں تھا بلکہ امریکہ چاہتا تو وہ پاکستانی حکومت پر دباو ڈال کر بھی بنگالی عوام کے حقوق انہیں دلوا سکتا تھا لیکن اس نے ایسا کرنے کے بجائے جنگ کی راہ اختیار کی اور دوران جنگ بیچ بھنور میں پاکستان کی فوجی جنتا کو چھوڑ کر الگ ہو گیا۔

اس کی مثال افغانستان میں ایک بار پھر دیکھنے میں آئی جب امریکہ اور اس کے حواری راتوں رات افغانستان کو اس کے 40 سال کا حساب دیے بغیر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ آج یوکرین کو اس بات کا شدت سے احساس ہو رہا ہوگا کہ اس کا ملک بھی افغانستان جیسے ملک سے ایک درجہ بھی بہتر نہیں ہے کیونکہ اس نے جن پتوں پہ تکیہ کیا وہی اسے آج ہوا دے رہے ہیں امریکہ اور اس کے مابین ہونے والے معاہدے کے تحت روس یورپ کے تمام معاملات کو دیکھے گا اور یورپ اپنے طور پر اپنی سلامتی کی کوشش کرے گا۔ امریکہ کے اس رویے کے جواب میں فرانس میں صدر ایمویل موکراں کی ایما پہ 18 یورپی ممالک اکٹھے ہوئے ہیں اور کوئی نئی پالیسی تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ یورپ نے ہمیشہ ہی برطانیہ اور امریکہ کی مدد سے دنیا پر جنگ مسلط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اول و دوئم عالمی جنگیں اس بات کی گواہ ہیں۔ امریکہ کی اس نئی پالیسی کو یورپ کی حکومتیں ایک وقتی تبدیلی جان رہی ہیں کہ وہ ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچے گی اور اسی لیے ان کا لائحہ عمل بھی وقتی ہی ہوگا۔

تعارف سرور غزالی

جرمنی میں مقیم سرور غزالی کا ایک ایسے خانوادے سے تعلق ہے جس نے یورپ میں اردو کی ترویج واشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ سرور غزالی دسمبر سن 1981 میں جرمنی کے شہر برلن، انجینئرنگ کی تعلیم کے حصول کی غرض سے آئے اور پھر یہیں کے ہو رہے۔

آج کل وہ خود ایک برلن کی جامعہ میں اردو پڑھاتے ہیں۔ ایم ای انجینئرنگ کے علاوہ جرمنی کی سرکاری مترجم کی سند حاصل کرنے کے بعد جرمنی کے مختلف سرکاری اداروں بالخصوص سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ میں مترجم کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ وہ عرصہ چار سال تک دیوانی عدلیہ برلن کے اعزازی جج کے فرائض بھی انجام دے چکے ہیں۔ اردو زبان سے لگاو اور محبت میں عرصہ چالیس سال سے اردو زبان کے یورپ میں فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔ ایک تنظیم بزم ادب برلن کے معتمد خاص ہیں جس کے پلیٹ فارم سے مشاعرے اور شام افسانہ جیسے پروگرام پیش کیے جاتے ہیں۔ یورپ بھر میں اور آن لائن دنیا بھر کے اردو ادب کے شیدائیوں سے رابطے میں رہتے ہیں اور دورے کرتے ہیں۔ ادبی مہمانوں کو برلن بلا کران کی پذیرائی کرتے ہیں۔ دس کتابیں افسانے، مضامین، ناول اور سفرنامے کی صورت میں قارئین کو پیش کر چکے ہیں۔ فیس بک یوٹیوب اور سوشل میڈیا کے جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ سرور غزالی، گوئٹے کے دیس میں کے عنوان سے، کنزیومر واچ میں مستقل کالم لکھیں گے۔

کانفرنس ہال

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) پاکستان آٹو شو MG HS PHE کو شاندار پذیرائی ملنے کے (PAPS) 2024 میں لانچ کی جانے والی V بعد MG موٹر پاکستان نے خصوصی قیمت کی

ایم جی موٹرز کی مشہور زمانہ گاڑی کی قیمت میں بڑی کمی

آپ کے ناقابل یقین ردعمل کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، اسی لیے ہم آپ کے لیے ایک خصوصی ایڈوانٹیج پرائس لے کر آئے ہیں، کمپنی اعلامیہ

پہلے گاڑی کی قیمت 9,899,000 روپے مقرر کی گئی تھی، تاہم اب اسے 200,000 روپے کم کر کے 9,699,000 روپے کر دیا گیا

پیشکش کا اعلان کر دیا۔ کمپنی کی سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ "آپ کی زبردست محبت اور ناقابل یقین ردعمل کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لیے ہم آپ کے لیے ایک خصوصی ایڈوانٹیج پرائس لے کر آئے ہیں کیونکہ MG موٹرز ہمیشہ اپنے چاہنے والوں کو انعام دیتی ہے۔"

نئی قیمت کا اطلاق

MG موٹر پاکستان کے مطابق، یکم مارچ 2025 سے نئی ایڈوانٹیج پرائس لاگو ہوگی۔ پہلے گاڑی کی قیمت 9,899,000 روپے مقرر کی گئی تھی، تاہم اب اسے 200,000 روپے کم کر کے 9,699,000 روپے کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جب MG نے اس گاڑی کی باضابطہ قیمت کا اعلان کیا تھا، تب بھی 400,000 روپے کی رعایت دی گئی تھی۔

گاڑی کی خصوصیات اور فیچرز

یہ نئی جنریشن MG HS PHEV مقامی سطح پر اسمبل کی جا رہی ہے، جو اس کی قیمت کو مسابقتی بنائے گی۔ یہ دوسری جنریشن کی HS ہے، جو پاکستان میں پہلے فروخت ہونے والی پہلی جنریشن سے جدید اور بہتر ماڈل ہے۔ اس کے اہم حریف H6 HEV اور ساناٹا فے ہائبرڈ کے مقابلے میں MG HS PHEV جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ 58 کلومیٹر فی لیٹر کی حیران کن فیول اکانومی فراہم کرتی ہے۔ تاہم، پاکستانی سڑکوں پر یہ اوسط 28-35 کلومیٹر فی لیٹر کے قریب ہو سکتی ہے، جو کہ اب بھی متاثر کن ہے۔

جعلی ای میلز کے ذریعے پاکستانی شہریوں کو نشانہ بنائے جانے کا انکشاف

کمشنر پولیس آفس کے نام سے شہریوں کو جعلی ای میلز بھیجی جا رہی ہیں حالانکہ پاکستان کے پاس کمشنر پولیس ڈیپارٹمنٹ موجود ہی نہیں

جعلی ای میلز میں شہریوں پر سائبر کرائمز میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا جاتا ہے اور پھر ذاتی معلومات افشا کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) پاکستانی شہریوں کے خلاف فشنگ الرٹ پر سائبر سیکورٹی ایڈوائزری جاری کر دی گئی جس میں کہا گیا کہ قانون نافذ کرنے والے حکام کی نقالی کرتے ہوئے جعلی ای میلز کے ذریعے پاکستانی شہریوں کو نشانہ بنائے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ نیشنل کمپیوٹر ایمرجنسی رسپانس ٹیم نے فشنگ مہم کے ذریعے شہریوں پر سائبر حملوں کی ایڈوائزری جاری کر دی۔ ایڈوائزری میں کہا گیا کہ کمشنر پولیس آفس کے نام سے شہریوں کو جعلی ای میلز بھیجی جا رہی ہیں حالانکہ پاکستان کے پاس کمشنر پولیس ڈیپارٹمنٹ موجود ہی نہیں ہے۔ نیشنل سرٹ ایڈوائزری کے مطابق جعلی ای میلز میں شہریوں پر سائبر کرائمز میں ملوث ہونے کا الزام عائد کیا جاتا ہے اور پھر شہریوں کو خوف میں مبتلا کر کے ذاتی اور مالی معلومات افشاں کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ایڈوائزری میں کہا گیا کہ فشنگ مہم ایک وسیع سماجی انجینئرنگ حملوں کا حصہ ہے، جعلی ای میلز کے ذریعے شہریوں کو 24 گھنٹوں کے دوران جواب دینے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ مزید کہا گیا کہ شہریوں کو قانونی کارروائی، گرفتاری، میڈیا میں بدنامی اور بلیک لسٹ ہونے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ نیشنل سرٹ ایڈوائزری میں کہا گیا کہ پاکستان میں کمشنر پولیس ڈیپارٹمنٹ کے نام سے کوئی ادارہ موجود نہیں، جعلی ای میلز میں جنسی جرائم سے بچوں کے تحفظ (پوکسو) ایکٹ اور آئی ٹی ایکٹ 67 اے اور 67 بی کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ ایڈوائزری کے مطابق سائبر کرائمز کے حوالے سے یہ دفعات پاکستان کے قوانین میں شامل نہیں ہیں، دھوکہ دہی کے لیے جعلی ویب ڈومین کا استعمال کیا جا رہا ہے جب کہ نادانستہ طور پر ای میل کا جواب دینے والے ہیکرز کو حساس معلومات فراہم کرتے ہیں۔ مزید کہا گیا کہ شہریوں کی شناخت کی چوری، مالی دھوکا دہی، لاگ ان اسناد چوری ہو رہی ہیں، شہری مشکوک ای میلز کا جواب دینے سے پہلے تصدیق کر لیں۔ علاوہ ازیں، شہری سائبر حملوں سے بچنے کے لیے ملٹی فیکٹر آتھنٹیکیشن کو فعال کریں، ادارے سائبر حملوں سے متعلق اپنے اسٹاف کی تربیت کریں اور آگاہی مہم چلائیں، شہری اور ادارے فشنگ ای میلز کی اطلاع متعلقہ اداروں کو دیں۔

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) پاکستان کے معروف ڈیجیٹل آپریٹر زونگ فورجی نے آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کے لیے AI سے تیار کردہ مارکیٹنگ انڈسٹری کی پہلی ٹیلی ویژن مہم کا آغاز کر کے تاریخ رقم کر دی ہے۔ اس مہم نے پاکستان کی ٹیلی کام انڈسٹری میں اشتہارات کے مستقبل کی نئی تعریف مرتب کی ہے۔ یہ مہم صرف ایک مارکیٹنگ سنگ میل نہیں ہے بلکہ یہ مہم مصنوعی ذہانت کے میدان میں چھلانگ لگانے والی پوری صنعت کے لیے گیم چینجر ہے۔ زونگ فورجی نے بطور کمپنی جدت کو فروغ دیتے ہوئے ڈیجیٹل اشتہارات کے میدان میں نیا معیار قائم کر رہا ہے، جس میں مصنوعی ذہانت کی لامحدود صلاحیت کو ظاہر کیا جا رہا ہے تاکہ صارفین کے لیے زبردست، دلچسپ اور

AI سے تیار کردہ پاکستان کی پہلی ٹیلی ویژن کمپین متعارف

یہ مہم صرف ایک مارکیٹنگ سنگ میل نہیں ہے بلکہ مصنوعی ذہانت کے میدان میں چھلانگ لگانے والی پوری صنعت کے لیے گیم چینجر ہے

ڈیٹا سے چلنے والے تجربات کو پیش کیا جا سکے۔ مصنوعی ذہانت اب صرف آٹومیشن کا ایک ٹول نہیں ہے بلکہ یہ گیمنگ سے لے کر صحت کی دیکھ بھال، آرٹ اور ثقافت تک تمام صنعتوں میں تبدیلی کا انجن بن چکا ہے۔ مصنوعی ذہانت سے چلنے والے اس مہم کے ساتھ، زونگ فورجی نے تخلیقی صلاحیتوں اور درستگی کے ایک نئے دور کا آغاز کیا ہے، جس نے یہ ظاہر کیا ہے کہ کس طرح AI کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے تاکہ سامعین کی طلب کے مطابق ایک بہتر اور شاندار مواد تخلیق کیا جا سکے۔ زونگ فورجی اشتہارات میں AI کو آگے بڑھانے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں کرکٹ کے تجربہ میں بھی انقلاب برپا کر رہا ہے۔ مائی زونگ ایپ کے ذریعے Myco پر آئی سی سی کرکٹ میچ کی بغیر کسی رکاوٹ اور اعلیٰ معیار کی سٹریمنگ کے ساتھ، کرکٹ کے شائقین بغیر کسی مشکل سائن اپ کے طریقہ یا رکاوٹ کے بغیر لائیو ایکشن تک فوری رسائی حاصل کر کے میچ سے براہ راست لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ زونگ کے خصوصی کرکٹ بنڈلز اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ شائقین صرف چند پیسوں کے ساتھ ہر سنسنی خیز لمحے سے جڑے رہیں۔ زونگ فورجی کے ڈائریکٹر مارکیٹنگ ساجد منیر نے کہا کہ "مصنوعی ذہانت (AI) سے چلنے والی یہ مہم ڈیجیٹل ایکسی لینس کے لیے ہمارے عزم کا ثبوت ہے۔ مصنوعی ذہانت کو اپنی مارکیٹنگ میں ضم کر کے، ہم نہ صرف عالمی رجحانات کی پیروی کر رہے ہیں بلکہ انہیں نئی ترتیب بھی دے رہے ہیں۔ یہ ایڈورٹائزنگ کا مستقبل ہے اور ہمیں پاکستان میں اس تبدیلی کی قیادت کرنے پر فخر ہے۔" زونگ فورجی انڈسٹری کے معیارات کی از سر نو وضاحت جاری رکھے ہوئے ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اختراع اب صرف ایک وژن نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت بن چکی ہے۔

غیر ملکی سرمایہ کاروں نے 149 ملین ڈالر نکال لئے

منافع میں نمایاں کمی کے نتیجے میں غیر ملکی سرمایہ کاروں نے قلیل مدتی حکومتی سیکیورٹیز سے سرمایہ کاری واپس لینا شروع کر دی ہے

جون 2024 سے اسٹیٹ بینک کی مانیٹری پالیسی کمیٹی نے کلیدی پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 10 فیصد پوائنٹس کی کمی کی ہے

ٹی بلز پر منافع بالترتیب 11.5854 فیصد اور 11.4048 فیصد تک گر گیا، غیر ملکی سرمایہ کاری کی مجموعی کارکردگی مثبت رہی

یکم جولائی 2024 سے 24 جنوری 2025 تک ٹی بلز میں سرمایہ کاری 1.028 ارب ڈالر، واپسی 880.4 ملین ڈالر رہی

شرح سود میں کمی کے اثرات سرمایہ کاری پر بھی پڑنے لگے، مارکیٹ ٹریژری بلز میں غیر ملکی سرمایہ کاری میں تیزی سے کمی آئی ہے، جنوری 2025 میں اب تک غیر ملکی سرمایہ کاروں نے 149 ملین ڈالر نکال لئے ہیں۔ جون 2024 سے اسٹیٹ بینک کی مانیٹری پالیسی کمیٹی نے کلیدی پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 10 فیصد پوائنٹس کی کمی کی ہے، جو 22 فیصد سے کم ہو کر جنوری 2025 میں 12 فیصد پر آ گئی ہے۔ اس کٹوتی کے نتیجے میں قلیل مدتی سرکاری سیکورٹیز کے منافع کے مارجن میں کمی واقع ہوئی ہے، 3 ماہ اور 6 ماہ کے ٹی بلز پر منافع بالترتیب 11.5854 فیصد اور 11.4048 فیصد تک گر گیا ہے۔ مارکیٹ ٹریژری بلز کے منافع میں نمایاں کمی کے نتیجے میں غیر ملکی سرمایہ کاروں نے قلیل مدتی حکومتی سیکیورٹیز سے سرمایہ کاری واپس لینا شروع کر دیا ہے اور جنوری 2025 کے پہلے 24 دنوں کے دوران ایم ٹی بیز سے 149 ملین ڈالر نکال لئے گئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے مطابق 24 جنوری 2025 تک ٹی بلز میں غیر ملکی سرمایہ کاری صرف 117.15 ملین ڈالر رہی جس کے نتیجے میں 32.4 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اس انخلا کی بڑی وجہ پالیسی ریٹ میں مسلسل کمی ہے جس کی وجہ سے قلیل مدتی سرکاری سیکیورٹیز کے منافع میں کمی واقع ہوئی ہے۔ پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) جو طویل مدتی سرمایہ کاری کے آپشنز پیش کرتے ہیں، جنوری 2025 کے دوران کسی بھی غیر ملکی سرمائے کو راغب کرنے میں ناکام رہے، درحقیقت جنوری 2025 کے پہلے 24 دنوں کے دوران پی آئی بیز نے 0.875 ملین ڈالر کا بڑے پیمانے پر اخراج دیکھا، قلیل مدتی ٹی بل سیگمنٹ میں چیلنجز کے باوجود مالی سال کے پہلے 7 ماہ کے دوران سرکاری سیکیورٹیز میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی مجموعی کارکردگی مثبت رہی۔ یکم جولائی 2024 سے 24 جنوری 2025 تک ٹی بلز میں غیر ملکی سرمایہ کاری 1.028 ارب ڈالر رہی جبکہ واپسی 880.4 ملین ڈالر رہی جس کے نتیجے میں اس عرصے کے دوران 148.2 ملین ڈالر کی خالص سرمایہ کاری ہوئی۔ پی آئی بی جیسے طویل مدتی بانڈز میں غیر ملکی سرمایہ کاری نے زیادہ لچک دکھائی ہے۔ مالی سال 2025 کے پہلے 7 ماہ کے دوران پی آئی بیز میں مجموعی غیر ملکی سرمایہ کاری 19.604 ملین ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ اسی عرصے کے دوران 2.04 ملین ڈالر کی معمولی بیرونی سرمایہ کاری ہوئی تھی۔

سعودی عرب، قطر، عمان، موریطانیہ، سینیگال اور ملائیشیا سمیت 10 ممالک سے مزید 139 پاکستانی شہریوں کو بے دخل کر دیا گیا جن میں سے 15 افراد کو کراچی ایئرپورٹ پر حراست میں لے لیا گیا ہے۔ امیگریشن ذرائع کے مطابق سعودی عرب میں بلیک لسٹ، منشیات، چوری، پاسپورٹ کے بغیر اور دیگر الزامات کے تحت 14 افراد کو ڈی پورٹ کیا گیا، انسانی اسمگلنگ کا شکار ہونے سے بچائے گئے 3 افراد

10 ممالک سے 139 پاکستانی شہری ڈی پورٹ

سعودی عرب میں بلیک لسٹ، منشیات، چوری، پاسپورٹ کے بغیر اور دیگر الزامات کے تحت 14 افراد کو ڈی پورٹ کیا گیا

کو موریطانیہ اور 2 کو سینیگال سے ڈی پورٹ کیا گیا جنہیں اے ایچ ٹی سی نے حراست میں لے لیا۔ امیگریشن ذرائع نے بتایا کہ عمان سے 24 شہریوں کو غیر قانونی طور پر ملک میں داخل ہونے پر بے دخل کیا گیا جن میں سے ایک شہری کا نام بلیک لسٹ میں تھا، گرفتار شہری کو اے ایچ ٹی سی منتقل کیا گیا جبکہ دیگر 2 میں سے ایک کو لاڑکانہ اور دوسرے کو لاہور انتظامیہ کے حوالے کیا گیا۔ امیگریشن ذرائع کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ عراق میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے اور زائد المیعاد قیام پر 34 پاکستانیوں کو بے دخل کیا گیا جن میں سے 2 کو گوجرانوالہ پولیس کے حوالے کیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ امارات میں منشیات، چوری، زائد المیعاد قیام، پاسپورٹ کھونے اور دیگر الزامات کے تحت سزا پانے والے 19 ملزمان سمیت 31 پاکستانیوں کو ڈی پورٹ کیا گیا۔ اس کے علاوہ ملائیشیا میں غیر قانونی امیگریشن پر 8 پاکستانیوں کو واپس بھیجا گیا جبکہ ادیس ابابا اور قطر سے 9 شہریوں کو رہائشی قوانین کی خلاف ورزی، مفرور ہونے، غیر قانونی کام کرنے یا آجر کی شکایت پر بے دخل کیا گیا۔

ٹیک انڈسٹری سے وابستہ ماہرین نے کہا ہے کہ سعودی عرب، یو اے ای اور قطر تیزی سے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا مرکز بننے کی جانب گامزن ہے، پاکستان کو ان مواقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ یو اے ای اپنی جی ڈی پی کا 1.5 فیصد، قطر 0.7 فیصد اور سعودی عرب 0.5 فیصد ریسرچ اور ڈیولپمنٹ پر خرچ کر رہے ہیں۔ ٹیک پروفیشنل اور این آئی سی کراچی کے پراجیکٹ ڈائریکٹر سید اظفر حسین

عرب ممالک کی ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن میں پاکستان کیلئے مواقع

یو اے ای اپنی جی ڈی پی کا 1.5 فیصد، قطر 0.7 فیصد اور سعودی عرب 0.5 فیصد ریسرچ اور ڈیولپمنٹ پر خرچ کر رہے ہیں

نے کہا کہ پاکستان کی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے پاس یو اے ای اور سعودی عرب میں کام کرنے کا سنہری موقع ہے کیوں کہ وہاں ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن صنعتوں کی شکل کو تبدیل کر رہی ہے۔ ان مواقع سے فائدہ اٹھانے کیلئے پاکستانی کمپنیوں کو اسٹریٹجک پارٹنرشپ بنانا، کوسٹ ایفیکٹیو حل پیش کرنا، اور سعودی عرب کے وژن 2030 سے ہم آہنگ کرنا ہوگا۔ پاکستان کی ٹیک انڈسٹری کے پاس ایسی مصنوعات تیار کر کے ترقی کرنے کا ایک بہت بڑا موقع ہے جو مقامی اور عالمی منڈیوں میں جگہ پا سکیں، صرف خدمات پیش کرنے کے بجائے، کمپنیوں کو فنٹیک، سائبر سیکیورٹی، صنعتی آٹومیشن اور AI جیسے شعبوں میں ٹیک پروڈکٹس بنانے پر توجہ دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ تحقیق، صارف دوست ڈیزائن، اور ڈیٹا پر مبنی حکمت عملیوں میں سرمایہ کاری کر کے، پاکستان آؤٹ سورسنگ سے آگے بڑھ سکتا ہے اور جدید ٹیکنالوجی کا مرکز بن سکتا ہے، نئی منڈیوں کے دروازے کھول سکتا ہے اور دنیا بھر میں سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کر سکتا ہے۔ مشرق وسطیٰ میں ایک آئی ٹی ایکسپورٹر سعد شاہ نے کہا کہ گلف کوآپریشن کونسل) جی سی سی (کا خطہ پاکستان کی آئی ٹی کمپنیوں کے لیے ابھرتی ہوئی مارکیٹ ہے، خاص طور پر دو ممالک سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات بہت پرکشش مارکیٹیں ہیں اور یہاں شاندار مواقع موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی آئی ٹی کمپنیوں کو چاہیے کہ وہ متحدہ عرب امارات میں بڑی صنعتوں اور مختلف بزنس ٹائیکونز کو ون ونڈو سلوشن کے تحت اینڈ ٹو اینڈ سلوشنز اور متعدد خدمات فراہم کرنے کے لیے اپنی طاقت کے مطابق مشترکہ منصوبے بنائیں۔

پاکستان سے فرنس آئل کی برآمدات میں 113 فیصد اضافہ

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) پاکستان نے جنوری 2025 میں ریکارڈ 189,000 ٹن فرنس آئل برآمد کیا، جو پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں 113 فیصد زائد اور دسمبر 2024 سے 47 فیصد زیادہ ہے۔ پاکستان سے فرنس آئل کی برآمد میں اضافہ ملک کے پاور سیکٹر زیادہ لاگت اور ماحولیاتی خدشات کی وجہ سے فرنس آئل پر اپنا انحصار کم کرنے کی وجہ سے ہوا۔ رپورٹ کے مطابق فرنس آئل کی مجموعی برآمدات رواں مالی سال کے پہلے 7 ماہ کے دوران گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 63 فیصد اضافے سے 8 لاکھ 95 ہزار ٹن تک پہنچ گئیں۔ برآمدات میں تیزی سے اضافہ حکومت کی جانب سے ریفائنریوں کو بین الاقوامی منڈیوں میں فاضل فرنس آئل کو فروخت کرنے کی اجازت دینے کے فیصلے کے بعد ہوا۔

کاروباری اعتماد میں اضافہ مگر ملک کی سمت کے بارے میں خدشات برقرار: گیلپ سروے

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) تازہ ترین سروے کے مطابق کاروباری مواقعوں کے بارے میں پاکستان کے کاروباری اداروں کا اعتماد بحال ہو رہا ہے۔ تاہم اب بھی کاروباری طبقے کی اکثریت نے ملک کی سمت کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا ہے۔ سروے رپورٹ کے مطابق کاروباری اداروں کا یہ تاثر ملک کی مجموعی سیاسی صورتحال کی عکاسی کرتا ہے۔ گیلپ پاکستان کی بزنس کانفیڈنس انڈیکس 2024 کی چوتھی سہ ماہی کی رپورٹ میں 5 5فیصد کاروباری اداروں کے مطابق ان کے کاروبار اس وقت اچھے یا بہت اچھے چل رہے ہیں۔ 2024 کی چوتھی سہ ماہی میں تقریباً 6 ماہ قبل کیے گئے سروے کے مقابلے میں کاروباری اداروں کے تاثرات میں 10 فیصد بہتری آئی ہے۔ سروے رپورٹ کے مطابق خراب ترین کاروباری حالات کا تاثر دینے والے کاروباری اداروں کی تعداد میں 7 فیصد کمی آئی ہے۔ سروے کے مطابق موجودہ کاروباری صورتحال کی درجہ بندی کے وقت خدمات اور تجارت کے شعبوں کے مقابلے میں مینو فیکچرنگ سیکٹر کا کم اعتماد بحال ہوا ہے۔ مستقبل کے بارے میں کاروباری ادارے زیادہ پُر امید ہیں اور اعتماد کے اسکور میں گزشتہ 6 ماہ کے مقابلے میں 19 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ چوتھی سہ ماہی میں 60 فیصد کاروباری اداروں نے مستقبل کے بارے میں مثبت توقعات کا اظہار کیا ہے جبکہ 40 فیصد کاروباری اداروں نے مستقبل کے بارے میں کاروباری حالات مزید خراب ہونے کے خدشے کا اظہار کیا ہے۔

تعمیراتی صنعت کو ماحول دوست بنانے کیلئے پائیدار اور سستی سیمنٹ تیار

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) کراچی کے پروفیسر نے تعمیراتی صنعت کو ماحول دوست بنانے کیلئے پائیدار اور سستی سیمنٹ تیار کرلیا۔ کالی سیمنٹ کے مقابلے میں اس سیمنٹ کی تیاری سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور گرین ہاس گیسز کا اخراج کم ہوگا۔ پاکستانی پروفیسر کی 8 برس کی محنت کا ثمر مل گیا، کراچی کی سرکاری جامعہ این ای ڈی کے پروفیسر نے ماحول دوست سیمنٹ تیار کرلی، جس سے کاربن ڈائی آکسائیڈ کے اخراج کو 40 فیصد تک کم کیا جاسکے گا۔ پروفیسر طارق جمیل کا دعوی ہے کہ کالی سیمنٹ کے مقابلے میں یہ سیمنٹ 25 فیصد سستی اور دس گنا پائیدار ہوگی۔ ماحول دوست سیمنٹ سے تیار عمارتیں گرمیوں میں ٹھنڈی اور سردیوں میں گرم ہوں گی۔ سمندر کے قریب یہ سیمنٹ عمارتوں کے سریے کو زنگ لگنے سے بچائے گی۔

اینگرو پولیمر اینڈ کیمیکلز نے ہائیڈروجن پیرو آکسائیڈ کاروبار متعارف کرا دیا

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) اینگرو کارپوریشن کی ذیلی کمپنی اینگرو پولیمر اینڈ کیمیکلز نے 11.7 ارب روپے کے ہائیڈروجن پیرو آکسائیڈ پلانٹ کا کامیابی کے ساتھ آغاز کر دیا ہے جو پاکستان کی اقتصادی ترقی کو آگے بڑھانے والی سرمایہ کاری کے سفر میں ایک اہم سنگِ میل ہے۔ ہائیڈروجن پیرو آکسائیڈ مارکیٹ میں اینگرو پولیمر کی توسیع کو سپورٹ فراہم کرنے کیلئے یہ پراجیکٹ انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن (IFC) کی سرمایہ کاری کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ اسٹیٹ آف دی آرٹ Chematur ٹیکنالوجی فیچرز کے ساتھ ہائیڈروجن پیرو آکسائیڈ پلانٹ کی پیداواری صلاحیت 28 ہزار ٹن سالانہ ہے۔ مقامی پیداوار کو یقینی بناتے ہوئے اینگرو پولیمر اینڈ کیمیکلز تقریباً 11 ملین ڈالر کے درآمدی متبادل کے طور پر غیر ملکی سپلائرز پر انحصار کم کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی انڈسٹریل بیس کو مضبوط کرے گی۔ کمپنی اپنی مکمل ملکیتی ذیلی کمپنی اینگرو پیرو آکسائیڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے تحت اعلیٰ معیار کے ہائیڈروجن پیرو آکسائیڈ سلوشن اور PureOxide کی تیاری اور مارکیٹنگ کرے گی

جنھیں ٹیکس ادا کرنا چاہیے، وہ نہیں کرتے، چیئرمین ایف بی آر

اسلام آباد: (کنزیومر واچ نیوز) چیئرمین ایف بی آر راشد محمود لنگڑیال نے کہا ہے کہ ٹیکسوں میں کمی ٹیکس جی ڈی پی تناسب بہتر ہونے سے ہی آئیگی، اس کیلیے ٹیکس بیس بڑھانے کی ضرورت ہے۔ نجی ٹی وی سے گفتگو میں انھوں نے کہا کہ تاثر عام ہے کہ نمو کے فوائد عام آدمی تک نہیں پہنچتے، حکومت کی سطح پر بھی یہ احساس موجود ہے مگر یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ نمو کی طرف جاتے ہوئے اس کی رفتار کیا رکھی جائے۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ جنھیں ٹیکس ادا کرنا چاہیے، وہ نہیں کرتے، ہم ایف بی آر میں یہ صلاحیت بھی پیدا نہیں کر سکے کہ ان سے ٹیکس وصول کرے، اس لئے ہم غلط سائیڈ پر جا چکے ہیں۔

آئی ایف سی کا پاکستان میں 2 ارب ڈالر سالانہ سرمایہ کاری کا منصوبہ

اسلام آباد: (کنزیومر واچ نیوز) انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کے سربراہ مختار ڈیوپ نے کہا ہے کہ ان کا ادارہ اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری بڑھانے اور بڑے پیمانے پر انفرا اسٹرکچر میں فنڈنگ فراہم کرنیکا خواہاں ہے جس کے ذریعے دس برس تک سالانہ 2 ارب ڈالر تک کی سرمایہ کاری کے منصوبہ کا آغاز کرنا ہے۔ پاکستان کے پہلے دورے کے بعد غیر ملکی خبر رساں ادارے سے گفتگو میں آئی ایف سی کے مینیجنگ ڈائریکٹر مختار ڈیوپ نے کہا کہ اب سے لیکر اکتوبر تک کچھ منصوبوں میں پیش رفت متوقع ہے جو کہ اس بات کی عکاس ہوگی کہ پاکستان انفرا اسٹرکچر کے اہم شعبوں میں بڑے پیمانے پر فنانسنگ قبول کرنے کیلیے تیار ہے۔ عالمی بینک کے پرائیویٹ سرمایہ کاری ونگ آئی ایف سی کے سربراہ نے کہا کہ پاکستان کیلیے 2 ارب ڈالر سالانہ کی سرمایہ کاری کوئی بہت بڑی چیز نہیں کیونکہ پاکستان کو انٹرنیشنل ایئرپورٹس، توانائی، پانی، بندرگاہوں سمیت انفرا اسٹرکچر کو ترقی دینے کی بڑی ضرورت ہے۔

چیئرمین نیپرا اور ممبران نے اپنی تنخواہیں خود ہی 220 فیصد سے زیادہ بڑھا لیں

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) کے چیئرمین اور ممبران نے اپنی تنخواہیں خود ہی 220 فیصد سے زیادہ بڑھا لیں۔ ذرائع کے مطابق تنخواہوں میں اضافہ کیلیے وفاقی کابینہ کی منظوری لازمی ہوتی ہے لیکن نیپرا اتھارٹی نے بغیر کسی منظوری کے تنخواہوں میں 20 سے 22 لاکھ روپے تک اضافہ کیا۔ ذرائع نے بتایا کہ تنخواہوں میں من مانا اضافہ ایڈہاک ریلیف اور ریگولیٹری الاؤنس کی مد میں کیا گیا اور اکتوبر 2023 کے نظر ثانی شدہ نوٹیفکیشن کیمطابق تنخواہ تمام مراعات 10 لاکھ روپے تک بنتی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ چیئرمین اور نیپرا ممبران تمام ایم پی ون میں شامل ہیں، چیئرمین نیپرا کی تنخواہ بڑھ کر 32 لاکھ سے زیادہ ہوگئی اور نیپرا کے چاروں ممبران کی تنخواہیں بھی بڑھ کر 29 لاکھ روپے تک ہوگئیں۔ جیو نیوز سے گفتگو میں توصیف ایچ فاروقی کا کہنا تھا کہ میری ماہانہ تنخواہ سب کچھ شامل کر کے 7 لاکھ 90 ہزار روپے تھی اور میں اگست 2023 تک چیئرمین نیپرا رہا۔ ان کا کہنا تھا کہ میرے دور میں نیپرا ممبران کی تنخواہ 7 لاکھ 40 ہزار روپے تھی، چیئرمین نیپرا ممبران کی تنخواہوں میں اضافہ صرف وفاقی کابینہ کر سکتی ہے۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3